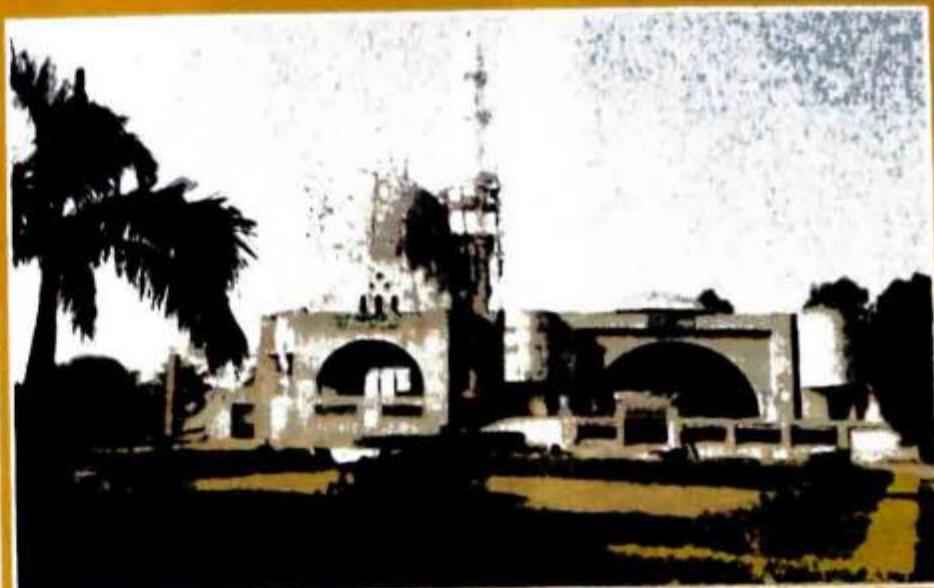
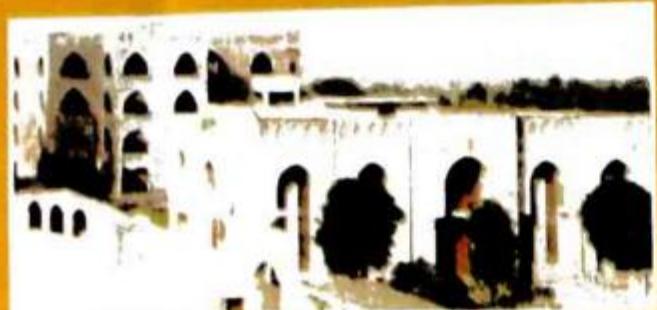
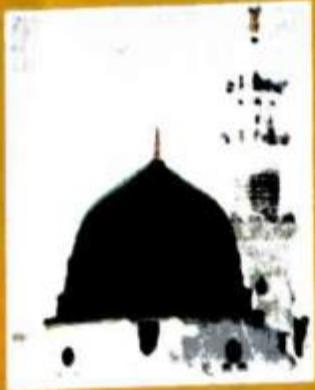


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



عَالَمُ اِسْلَامُ کو جشنِ میلادِ النبی ﷺ مبارک

اہل علم و عوام کیلئے یکساں مفید کشیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

اردو / English

ماغنیمہ

آوازِ اہلسنت

گجرات (پاکستان)

Voice of Ahlesunnat

میلادِ النبی ﷺ کے فضائل و برکات

قانون ناموس رسالت کی شرعی حیثیت

دارالافتاء اہلسنت

درس قرآن و درس حدیث

Khatam Glarveen &
answers to objections

تاریخ اسلام....ایک سلسلہ دائرہ تحریر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین و مہتمم خانقاہ وجامعہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کی زیر نگرانی

امانتوں کی امین ”افضلیہ و یلفیئر انٹرنسیشنل“ (رجسٹرڈ) کے ذریعے ضرورتمندوں کی امداد کیجئے!

الحمد لله!

☆ زلزلہ کشمیر و مانسہرہ اور زلزلہ بلوچستان کے موقع پر سینکڑوں ٹن خوارک اور دیگر ضروری سامان کے علاوہ 91 شکستہ مساجد و مدارس کی امداد کی گئی۔ سوات و دیگر علاقوں میں دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں اور بیتیم بچوں کی ساتھ بھرپور تعاون کیا گیا۔

☆ اور اب تباہ کن سیالابوں میں متاثرین کیلئے وسیع پیمانے پر خوارک، ادویات اور کپڑوں کی صورت میں، شہر شہر اور گاؤں گاؤں پہنچ کر، اور لانچوں و ہیملی کا پڑوں کے ذریعے دور دراز علاقوں میں ریلیف پہنچایا گیا۔

☆ سیالاب سے متاثرہ شکستہ مساجد و مدارس اور رہائشی مکانوں کی بحالی کیلئے وسیع کام شروع کر دیا گیا ہے۔

☆ سیالاب زدہ علاقوں میں خیمه بستیاں گرم بستر اور کپڑوں کا انتظام اور 15000 افراد میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا ہے۔
☆ اسکے ساتھ ہی پریشان حال انسانیت کی ضرورتوں کیلئے کام شروع کر دیا گیا ہے جس میں آل رسول کی خدمت اور انکی شادیاں، تیمیں و مسکینوں کی پروش اور دیگر ضرورتمندوں کی ایم جنسی ضروریات کیلئے حصہ لینا شامل ہے۔

لہذا مخیرین درج ذیل فنڈ ز میں اپنا تعاون پیش کریں اور عند الله ماجور ہوں :

﴿ سیالاب سے متاثرہ مساجد یا مدارس یا رہائشی کوارٹرز کیلئے کم از کم ایک لاکھ 20 ہزار روپے۔

نوٹ: عمارت پر عطیہ دہندگان کی یادگار تختیاں نصب کی جا رہی ہیں۔

﴿ سادات کی ضروریات کیلئے زکوٰۃ و صدقہ کے علاوہ عطیات کیلئے اکاؤنٹ: حبیب بینک لمبینڈ 1170790022080303

﴿ بیتیم و مسکین بچوں و بچیوں کی پروش اور تعلیم کیلئے فی کس 2000 روپے ماہانہ۔

﴿ سیالاب زدہ علاقوں میں گرم بستر اور خیموں کیلئے فی گرم بستر 1000 روپے یا گرم بستر اور فی خیمه 5500 روپے۔

﴿ مستحق بچیوں کی شادی اور دکھی انسانیت کی ضروریات کیلئے۔

﴿ علاوہ ازیں تعلیمی امور کیلئے بسو اور بیماروں کیلئے ایم بولینوں کی ضرورت ہے۔

الداعی الى الخير :

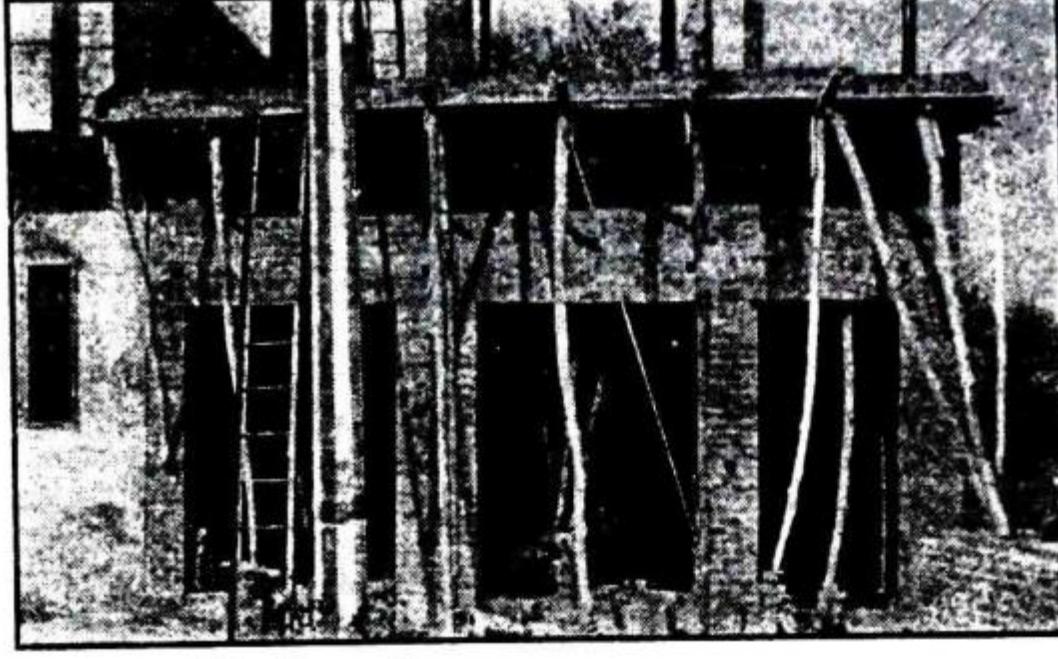
انظامیہ ”افضلیہ و یلفیئر انٹرنسیشنل“ (رجسٹرڈ) مرکزی دفتر: نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

ریڈیو فریکنر 03338403748، ای میل atasqadri@gmail.com

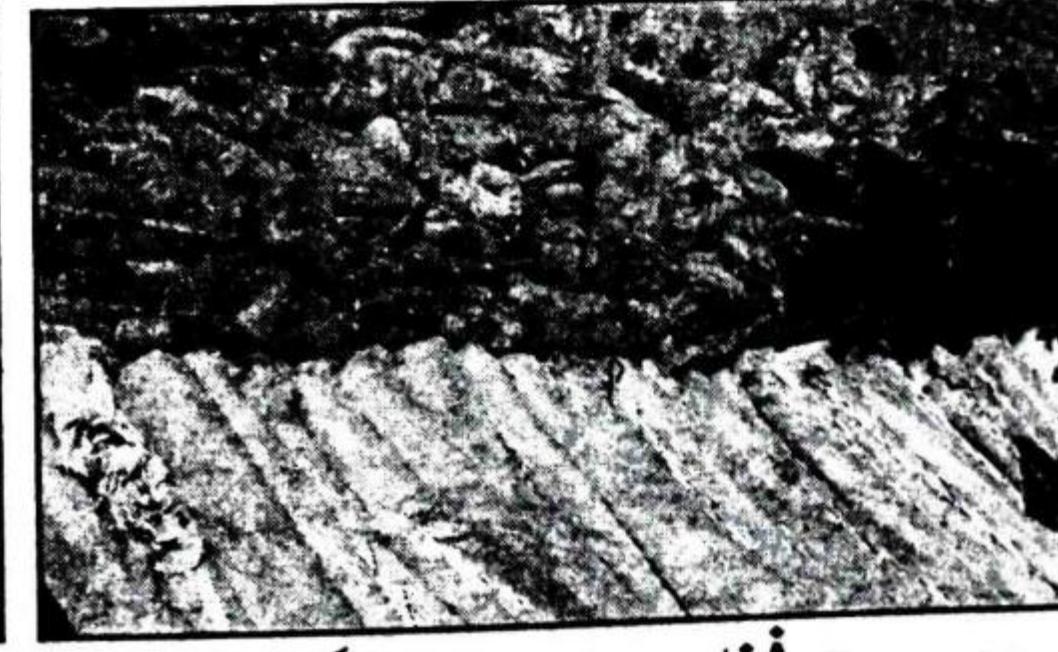
ویلفیئر کا آن لائن اکاؤنٹ: 11700008090201 جبیب بینک لمبینڈ گجرات پاکستان ویب سائٹ www.ahlesunnat.info

”افضليه ويلفيسير“ نے احباب کے تعاون سے خیبر پختونخواہ، کشمیر، پنجاب اور بلوچستان کے متاثرین سیلا ب میں سینکڑوں ٹن خوراک، ادویات، بستروں، خیموں کی ساتھ ساتھ تا حال 47 متاثرہ مساجد مدارس اور 52 مکانوں کیلئے نقد امداد کی ہے۔

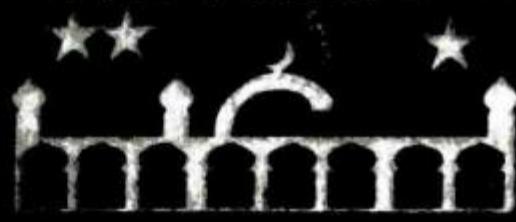
الحمد للہ! یہ خدمت آپ کے تعاون سے جاری ہے۔



”مفری انحصاری ڈپرنسی“ کی تحریر اور مستحق خواتین میں ”جیز فیز“ کی تقسیم شروع گردی گئی ہے۔



حضرت پیر محمد افضل قادری سینٹ آئیز کمیونٹی کے تعاون سے متاثرین میں خوراک بستر و نقدی تقسیم کر رہے ہیں۔



رسول مقبول



بسا ری تعالیٰ

جس دل میں سرکار کی الفت ہوتی ہے
رب کی اس پر خاص عنایت ہوتی ہے
جس پر چاہیں آقا رنگ چڑھائیں
یہ تو اپنی اپنی قست ہوتی ہے
لگتا ہے جب میلہ آپ کی یادوں کا
خلوت بھی ایسے میں جلوٹ ہوتی ہے
سوچ کے ان کی عظمت سر جھک جاتے ہیں
دیکھ کے ان کا رتبہ حرمت ہوتی ہے
ہو جائے مقبول جو کملی والے کو
اس آنسو کی قدر و قیمت ہوتی ہے
کر کر کے توصیف مدینے والے کی
حاصل سب کو عزت ہوتی ہے
فرق نہیں کرتی اپنوں بیگانوں میں
رحمت تو ہر حال میں رحمت ہوتی ہے
دست کرم ہی پرده پوشی کرتا ہے
دیکھ کے اپنے کام ندامت ہوتی ہے
جو محبوب رب اکبر ہے فیضان
کس سے اس ہستی کی مدحت ہوتی ہے

حَسْبِيْ رَبِّيْ جَلَّ اللَّهُ
مَا فِي قَلْبِيْ غَيْرُ اللَّهُ
نُورُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

Hasbii rabi jallallaah
Maa fii qalbii ghayrallaah
Nuur-e-Muhammad sallallaah
Laa ilaaha illallaah

اول و آخر ہے اللہ
ظاہر و باطن ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

Awwal-o-Aakhir hai Allaah
Zaahir-o-Baatin hai Allaah
Haafiz-o-Naasir hai Allaah
Laa ilaaha illallaah

کون و مکان میں ہے اللہ
دونوں جہان میں ہے اللہ
جسم میں جاں میں ہے اللہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

Kown-o-makaan main hai Allah
Dunoon jahaan main hai Allah
Jism main jaan main hai Allah
Laa ilaaha illallaah

وَلِيْ أَكْ وَاحْمَدْ بْنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ



الحمد لله والصلوة والسلام على سيدنا وآله وآل بيته

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمانہ انقلاب نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی ولیبر دار

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی سیگزین

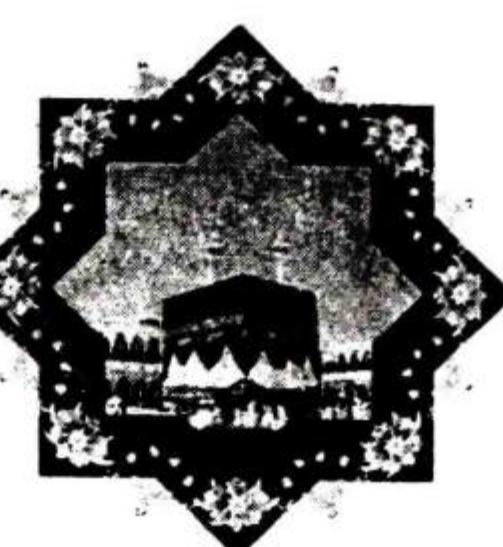
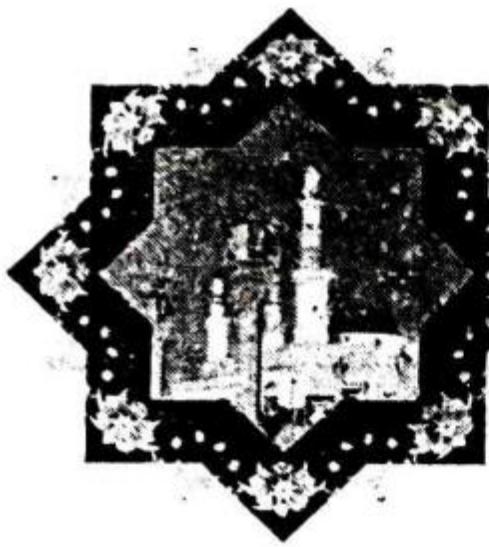
English اردو

مائدہ

آواز اہلسنت

کجرات (پاکستان)

Voice of Ahlesunnat



بیادگار: قطب الاولیاء خوبجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ

زہر صرپرگی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء حضرت حافظ شاہزادی دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چھپ ایڈٹر: پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

رسالہ دوست: مقررین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وحیج اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

قیمت 15 روپے، دفتر سے تحقیقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

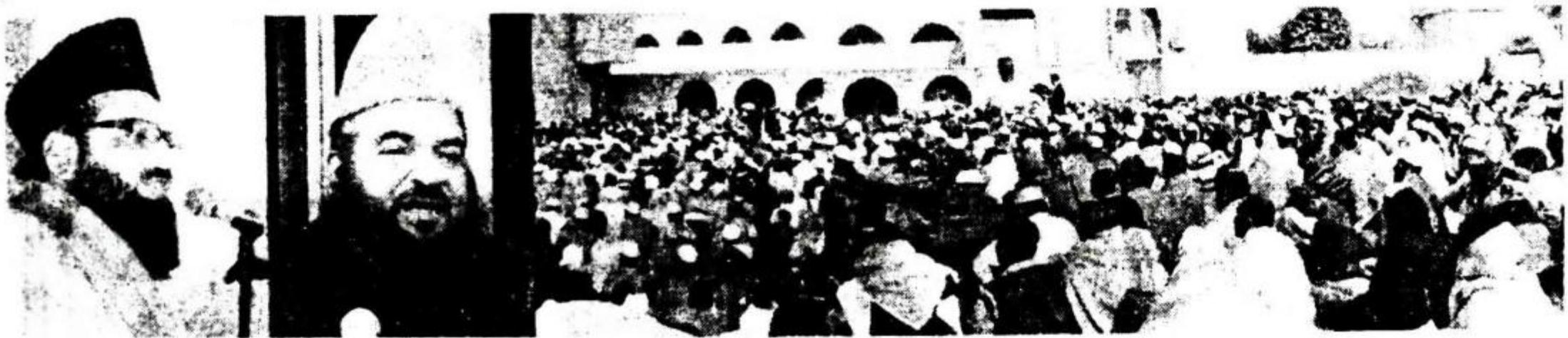
سالانہ نمبر پر حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 150 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالمنی آرڈر کریں۔

مکان اشاعت: "صرکر اہلسنت" نسک آباد (صرکر ایمان شریف)، باشی پاس روڈ گجرات، پاکستان

Www.ahlesunnat.info info@ahlesunnat.info



کراچی: سنی اتحاد کوسل کی "ناموس رسالتِ ریلی" ایم اے جناح روڈ سے گزر رہی ہے۔ (31 دسمبر 2010ء)



نیک آباد (مرازیاں شریف) گجرات میں شہادت کر بلکہ انفرانس و عرس قطب الاولیاء سے جادہ نشین پیر محمد افضل قادری اور سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی خطاب کر رہے ہیں، ہزاروں حضرات و خواص میں حاضر ہیں۔



گوجرانوالہ: ناموس رسالتِ ریلی سے سایہ عالمی تحریم پسند پیر محمد افضل قادری اور اکنڑا شرف آصف جلالی خطاب کر رہے ہیں، مولانا نصیح الدین، مولانا اکبر سیست خلامانہ محل کیش تعداد میں شریک ہیں۔



ناموس رسالتِ ریلی گجرات سے سنی اتحاد کوسل کے مرکزی رہنماء پیر محمد افضل قادری خطاب کر رہے ہیں، سلطان بٹانیہ یونیورسٹی، حکیم جوہار جان، مولانا شاہدہ شٹی، مولانا راجروہی، فیض ہائی سیست ملادہ علامہ علامہ شریک ہیں۔



جشن آدم صطیحی سے پیر ہٹھیں افضل قادری خطاب کر رہے ہیں، پروفیسر جباری رفعتی سانان قطابر قاسمی، تتمی علی، کبریشمی، چوبیکی، جعفری، رضمند، رشت خلائقی سیکھی عاصی آنواری آنواری ہیں (2009ء)

بسم اللہ الرحمن الرحيم

پوپ اور امریکی پادری کے بیانات کی شدید مذمت کرتے ہیں، مسلم حکمران فوراً ضروری اقدامات اٹھائیں! قرآن سے ثابت اور عدالت و پارلیمنٹ سے منظور قانون کو ضیاء کا قانون کہنا بد دیانتی ہے! گستاخ کی سزا خدا تعالیٰ فیصلہ ہے، گورنر سلمان تاثیر اعلانیہ و خفیہ گستاخیوں کی وجہ سے ممتاز قادری کے ہاتھوں قتل ہوا

اداریہ

سنی اتحاد کونسل کے مرکزی رہنماء اور عالمی تنظیم اہلسنت کے امیر پیر محمد افضل قادری نے سولہ جنوری دوہزار گیارہ کو پریس کلب لاہور میں خطاب کرتے ہوئے سخت احتجاج کیا ہے کہ امریکہ کے ملعون پادری نیبری جونز نے ایک بار پھر (العیاذ باللہ) قرآن مجید کو نذر آتش کرنے کا اعلان کیا ہے اور پوپ بنی ڈکٹ قانون تو ہین رسالت اور گستاخ رسول آئیہ کی سزا موت کے عدالتی فیصلہ کو ختم کرنے کا بار بار مطالبہ کر کے ملت اسلامیہ کے دینی جذبات سے کھیل رہا ہے۔ انہوں نے پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ غیرت ملی کا ثبوت دیں اور یو۔ این۔ او۔ میں مسلمانوں کیخلاف کی جانبی جاریت کیخلاف شدید احتجاج اور اسکی روک تھام کیلئے ضروری اقدامات اٹھائیں۔

قانون تحفظ ناموس رسالت 295 کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا قانون ہے جو قرآن و سنت میں موجود ہے اور ہر دور میں امت مسلمہ کا اس مسئلہ پر اجماع رہا ہے۔ پاکستان میں تمام مسلکوں کے علماء اور وکلاء کے اجماعی مطالبے پر وفاقی شریعت کو رٹ نے اسے منظور کیا اور پھر یہ اسلامی قانون قومی اسمبلی میں پاس ہو کر آئیں پاکستان کا حصہ بنا۔ لیکن کس قدر اندر ہیر گنگری ہے کہ پڑھے لکھے لوگ اس مقدس اور اجماعی اسلامی قانون کو ضیاء الحق کا قانون کہتے پھرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث کے مطابق خود رسول اکرم ﷺ نے ابن خطل، کعب بن اشرف، ابو رافع، دیگر کئی گستاخوں اور چند گستاخ رسول عورتوں کو قتل کرنے کے احکام صادر فرمائے اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سمیت کئی صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے گستاخان رسول کو

اور ائے عدالت اپنے شدید دینی جذبات اور غیرت اسلامی کی بندیا پر قتل کیا تو ان سیخلاف قطعاً کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قانون تو ہین رسالت 295/C کے صراحةً قرآن و حدیث پر مبنی قانون ہونے کے باوجود سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے 17 اور 19 ستمبر 2009 کے اخبارات میں بیان دیا کہ وہ اس قانون کو نہیں مانتا، جس پر 17 کتوبر 2009ء کو عالمی تنظیم اہلسنت نے تھانہ سول لائن لاہور میں گورنر سلمان تاثیر کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست دی جس پر موجودہ حکومت نے کوئی کارروائی نہ کی اور پھر نومبر 2010 میں گستاخی رسول کے جرم میں عدالت سے آسیہ بی بی کو سزاۓ موت کے حکم پر سلمان تاثیر نے جیل میں پہنچ کر عدالتی نظام میں کھلی مداخلت کا اعلان کیا اور اُن وی چینلو پر رسول اکرم ﷺ کے اپنے فیصلوں پر مبنی اسلامی قانون کو ”کالا قانون“ کہا اور اب 11 جنوری جنگ لاہور کے مطابق سلمان تاثیر کی بیٹی شہربانو نے بیان دیا کہ ناموس رسالت قانون میں ترمیم ضرور ہو گی اور میرے والد آئین میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی شق کے بھی مخالف تھے۔ ”لہذا ان ناقابل تردید حقائق کی بندیا پر سلمان تاثیر شریعت اسلامیہ کی رو سے مرتد ہو چکا تھا۔

اس موقع پر واضح کیا گیا کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے ایسے اسلام دشمن شخص کو جو 2 سال سے مسلسل امت کے دینی جذبات سے کھیل رہا ہو، اس کو خالص دینی جذبات اور غیرت اسلامی کی بندیا پر قتل کرنا جرم نہیں بلکہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ودیگر کئی صحابہ کبار کی سنت کا احیاء ہے۔ اس موقع پر یہ بھی اعلان کیا گیا کہ غازی اسلام ملک ممتاز حسین قادری کی رہائی کیلئے ”عالمی تنظیم اہلسنت“ ان کا مقدمہ لڑیگی۔

پیر صاحب نے مزید کہا کہ غازی اور دہشت گرد میں فرق کرنا ضروری ہے۔ دہشت گرد مساجد، مزارات، سیکورنی فورسز، بے گناہ لوگوں، سکولوں کے معصوم بچے بچیوں پر حملہ آور ہو کر معصوم جانوں کا ضیاع کرتے ہیں اور غازی وہ ہوتا ہے جو گستاخ رسول پر غیرت ایمانی کی بنا پر حملہ آور ہو کر اللہ تعالیٰ کے رسول کا بدله لیتا ہے۔

انہوں نے تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ماورائے عدالت ایک گستاخ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بدلہ لیا تھا تو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے ان کا مقدمہ خود لڑا تھا اور مصور پاکستان علامہ اقبال نے غازی علم الدین شہید کی شان میں قصیدے پڑھے تھے اور جنازے کو کندھا دیا تھا۔

اس موقع پر سید مختار اشرف رضوی، صاحبزادہ ضیاء اللہ رضوی، سید شاہد حسین گردیزی، مولانا محمد حنفی طاہر، مفتی عبدالغفور گوڑھوی، سید فضل رضا یالوی، خضر حیات قادری، خالد محمود، شبیر ساہی سمیت کئی علماء شریک تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم

قانون ناموس رسالت کی شرعی حیثیت

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

عذاب تیار کیا ہے۔“

حوالہ: قرآن مجید، سورہ احزاب، آیت: 57.

پھر آگے فرمایا:

”مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أَخْذُوا وَقُتِلُوا تَقْتِيلًا.“

ترجمہ: ”وَاللَّهُ كَيْ رَحْمَتَ بِهِ مُحْرُومٌ ہیں، جہاں

کہیں بھی پائے جائیں پکڑ لئے جائیں اور وہ گن گن کر خوب قتل کئے جائیں۔“

حوالہ: قرآن مجید، سورہ احزاب، آیت: 61.

احادیث صحیحہ سے:

حدیث نمبر 1

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَكْعَبَ بْنِ أَشْرَفَ فَانِهِ قَدْ أَذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَحُبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ نَعَمْ.... فَقَتَلُوهُ ثُمَّ اتَّوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ.“

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے کعب بن اشرف کیلئے (یعنی اسے کون قتل کریں گا) کیونکہ اس نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت پہنچائی ہے تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، عرض کیا یا رسول ﷺ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل

متن قانون توہن رسالت 295/C:

”جو کوئی عمد ازبانی یا تحریری طور پر طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ اشارۃ یا کنایۃ نام محمد ﷺ کی توہن یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزاۓ موت کا مستوجب ہو گا۔“

یہ قانون وفاقی شرعی عدالت اسلامی جمہوریہ پاکستان نے منظور کیا پھر اسے قومی اسمبلی پاکستان نے فوجداری قانونی (ترمیمی) ایکٹ نمبر 3 سال 1986ء کی صورت میں منظور کیا۔

شرعی حیثیت:

یہ قانون قرآن مجید حدیث پاک واجماع امت بے ثابت ہے، جبکہ گزشتہ مذاہب کی الہامی کتب توریت، انجیل، موجودہ بابل وغیرہ میں بھی گتاخ کیلئے یہی سزا بیان کی گئی ہے۔ جبکہ شرعی دلائل درج ذیل ہیں:

قرآن مجید سے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُنَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَعَنْهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا.“

ترجمہ: ”پیشک جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت میں اپنے رسول ﷺ کر دیا اور ان کیلئے ذلیل کرنے والا رحمت سے محروم کر دیا۔ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل

تھا... حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں میں چاندنی رات میں گر گیا میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، میں نے پنڈلی کو عمامے سے باندھ دیا اور چلا... پس جب میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: اپنی ٹانگ پھیلاؤ۔ میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی تو آپ ﷺ نے ٹانگ پر اپنا ہاتھ پھیرا (میں ٹھیک ہو گیا) گویا کہ پہلے کوئی شکایت نہ تھی۔“

☆ حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قتل کعب بن اشرف، حدیث: 4037، ترقیم فتح الباری

☆ حوالہ: مشکوٰۃ شریف، معجزات فصل الاول

تشریح:

بخاری شریف کی یہ مرفع متصل صحیح حدیث سورہ احزاب کی 61 اور 57 نمبر آیت کی تفسیر بھی ہے اور گستاخی رسول کا حکم واضح کرنے کیا تھے ساتھ عظمت شان مصطفیٰ بھی واضح کر رہی ہے۔

حدیث نمبر 3

”عن انس بن مالک رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتلوه.“

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ پس جب آپ ﷺ نے خود اسرا توا یک شخص حاضر ہوا، عرض کیا: بیشک ابن خطل (گستاخ رسول) کعبہ کے پردوں سے چمنا ہوا ہے تو ارشاد ہوا سے قتل کرو۔“

☆ حوالہ: صحیح بخاری، کتاب الحج، دخول

کرو؟ فرمایا: ہاں..... چنانچہ انہوں نے اسے قتل کیا پھر آپ ﷺ کو اطلاع دی۔“

☆ حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قتل کعب بن اشرف، حدیث: 4037، ترقیم فتح الباری

☆ حوالہ: صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب قتل کعب بن الاشرف، حدیث: 3359، ترقیم العالمیہ

تشریح:

کعب بن اشرف یہودی تھا اور یہود مذینہ نے نبی اکرم ﷺ سے معاهدہ کیا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود جب کعب بن اشرف نے گستاخی کی تو اسے قتل کرنے کا حکم دیا گیا جس سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم گستاخ رسول کو بھی قتل کیا جائیگا۔ نیز یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن اشرف کی اذیت کی بنیاد پر اسے قتل کرنے کا حکم دے کر درج بالا سورہ احزاب کی آیات کی تفسیر و تشریع فرمادی۔

حدیث نمبر 2

”عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال بعث رسول الله ﷺ رهطا الى ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله ... وكان ابو رافع يوذى رسول الله ﷺ ... فوقعت في ليلة مقمرة فانكسرت ساقى فعصبتها بعمامة فانطلقت ... فانتهت الى النبي ﷺ فحدثه فقال ابسط رجلك فبسطت رجلى فمسحها فكانها لم اشتكرها قط.“

ترجمہ: ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اسکے پاس پہنچے وہ سورہ تھا تو آپ نے اسے قتل کر دیا کیونکہ ابو رافع رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتا

اغلظ رجل لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، فقلت
یا خلیفہ رسول اللہ الا اقتله؟ فقال لیس هذا الا لمن
شتم النبی۔“

ترجمہ: ”حضرت ابی برزہ اسلامی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ کی شان میں نازیباً گفتگو کی، تو میں نے عرض کیا:
اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کیا میں اسے قتل نہ
کر دوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (قتل کی سزا)
اس شخص کیلئے جو نبی ﷺ کی گستاخی کرے۔“

حوالہ: مستدرک حاکم، جلد 4، صفحہ 395.

حوالہ: مسنود امام احمد، حدیث نمبر 51.

الحرم و مکہ بغیر احرام، حدیث: 1715، ترقیم العالمیہ
☆ حوالہ: موظاء اما مالک، کتاب الحج، جامع
الحج، حدیث: 842، ترقیم العالمیہ.

تشريع:

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر تمام قریش
مکہ کو معاف فرمادیا لیکن چند گستاخ مردوں اور عورتوں کو
قتل کرنے کا حکم دیا جن میں سے ایک ابن خطل تھا جو کہ
رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں خود بھی اور اپنی باندیوں
سے بھی گستاخی کرواتا تھا۔ لہذا ابن خطل کیسا تھا اسکی
دو باندیوں کو بھی قتل کرنے کا حکم دے کر واضح کر دیا
گیا کہ اس جرم میں مرد اور عورت کیلئے یکساں سزا ہے۔

حدیث نمبر 6

”عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال
رسول اللہ ﷺ من بدل دینه فاقتلوه۔“

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے
دین کو بدلتے تو اس کی سزا قتل ہے۔“

حوالہ: صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب
لا یعنی بعذاب اللہ، حدیث 2794، ترقیم العالمیہ.

حوالہ: سنن ابو داود، الحدود، الحکم فیمن ارتد

تشريع:

مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو دین اسلام چھوڑ
کر کوئی اور مذہب اختیار کر لے یا پھر کلمہ گوہ اور اپنے
آپ کو مسلمان کہے اور اس کیسا تھے کفر کا ارتکاب
کرے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر اسلام پیش کیا جائے
اگر اسلام میں واپس آجائے تو درست و گرنہ اس کی سزا
قتل ہے لیکن عورت مرتد ہو جائے تو اس کیلئے سزا قتل

حدیث نمبر 4

”ان النبی ﷺ سبہ رجل من المشرکین فقال
من يكفينى عدوی؟ فقال الزبیر انا فبارزه الزبیر فقتله۔“

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ایک مشرک نے نبی ﷺ کی گستاخی
کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو میرے دشمن کو قتل
کرے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں یہ کام
کروں گا۔ پس آپنے اس کو لکارا اور اسے قتل کیا۔“

حوالہ: مصنف عبد الرزاق، جلد 5 صفحہ: 307

حوالہ: کنز العمال، جلد 13، صفحہ 206.

جبکہ مصنف عبد الرزاق میں اسی جگہ پر سیف من
سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کے متعلق حدیث ہے کہ
انہوں نے ایک گستاخ عورت کو قتل کی سزادی۔“

حدیث نمبر 5

”عن ابی برزۃ الأسلمی رضی اللہ عنہ قال: ه

عنہما ان اعمی کانت له ام ولد تشم النبی ﷺ و تقع
فیه فینهاها فلا تنتہی ویزجرها فلا تنجزر قال فلما
کانت ذات ليلة جعلت تقع فی النبی ﷺ و تشمته
فأخذ المغول فوضعه فی بطنها واتکاء عليها فقتلها
... فلما اصبع ذکر ذلك لرسول الله ﷺ فجمع
الناس فقال انشد الله رجلا فعل ما فعل لی علیه حق
الا قام فقام الاعمى يتخطى الناس وهو يتزلزل حتى
قعد بين يدي النبی ﷺ فقال: يا رسول الله! أنا
صاحبها کانت تشمتك و تقع فیك فأنهاها فلا
تنتهی و ازجرها فلا تنجزر ولی منها ابنان مثل
اللؤذین وكانت بی رفیقة فلما کان البارحة جعلت
تشمتک و تقع فیك فأخذت المغول فوضعه فی
بطنها واتکاء عليها حتی قتلتها فقال النبی ﷺ الا
اشهدوا ان دمها هدر. وقال الحاکم هذا حديث
صحیح الاسناد.

ترجمہ: "حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا کہ ہمیں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے بتایا کہ ایک نابینا کی ام ولد (وہ لوئڈی جس سے اولاد
پیدا ہو جائے) تھی جو نبی ﷺ کی گستاخی کرتی تھی اور
آپکے بارے تو ہیں آمیز باتمیں کرتی تھی۔ وہ (نابینا صاحبی)
اسے منع کرتے تو باز نہ آتی، اسے ڈانٹتے تو وہ ڈانٹ کو قبول
نہ کرتی۔ چنانچہ ایک رات وہ نبی ﷺ کی شان اقدس میں
گستاخیاں کرنے لگی تو انہوں نے چھڑالے کر اسکے پیش
میں کھونپ دیا اور اسے قتل کر دیا... صبح آپ ﷺ کو قتل
کے متعلق بتایا گیا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا:
میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس شخص نے بھی یہ کام
کیا ہے میرا اس پر جو حق ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ تو نابینا صاحبی
کھڑے ہو گئے لوگوں کی گرد نہیں پھلانگتے ہوئے، گرتے

نہیں بلکہ اسے قید کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔
جبکہ گستاخ رسول کا ارتداد، ارتداد غلیظ (یعنی
سخت ترین ارتداد) ہے۔ اس میں مرد اور عورت دونوں
کیلئے سزا موت ہے۔

یاد رہے کہ شریعت میں ذمی (وہ غیر مسلم جو
اسلامی ممالک میں ریاست کی اجازت سے قیام پذیر ہے)
کے مال جان کی حفاظت مسلمانوں پر لازم ہے اور جنگ میں
عام خواتین کا قتل منوع لیکن وہ ذمی یا وہ عورت جو گستاخی
رسول کا ارتکاب کرے اس کیلئے کوئی رخصت نہیں بلکہ
وہ واجب القتل ہے جیسا کہ بالادلائیل سے واضح ہو رہا ہے۔

گستاخ رسول کو موارئ عدالت قتل کرنے کے متعلق احادیث:

اسلام کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت
نہیں دیتا اور نہ ہی گستاخ رسول جو کہ واجب القتل ہے کو
ماورائے عدالت قتل کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن چونکہ
اسلام میں مسلمانوں کے قلوب واذہاں میں نبی اکرم ﷺ کی محبت بھر دی گئی ہے اور اسلام نے مسلمانوں کی تربیت
اس انداز میں کی ہے کہ مسلمان چاہیے کتنا ہی گناہ کار
کیوں نہ ہو، اپنے آقا و مولا ﷺ کے بارے میں بے حد غیور
ہوتا ہے اور وہ گستاخی رسول کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتا
لہذا اگر کوئی مسلمان کسی گستاخ کو محض گستاخی رسول
کی بنیاد پر قتل کر دے اور ثابت ہو جائے کہ اس نے محض
گستاخی رسول کی بنیاد پر قتل کیا ہے تو اسلام اسے جرم قرار
نہیں دیتا۔ اس سلسلہ میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر 7

"عن عکرمہ قال حدثنا ابن عباس رضی اللہ

میں کرچے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بشر سے پوچھا کیا یہ تھیک ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبر و میں واپس آتا ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تکوار نکالی اور بشر کی گردن پر مار کر اسے قتل کر دیا اور فرمایا:

"هکذا اقضی لمن لم یرض بقضاء الله ورسوله"

ترجمہ: "جو شخص اللہ اور اسکے رسول کا فیصلہ نہیں مانتا میں اس طرح اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔"

چنانچہ اس قتل کو بھی رائیگاں قرار دیا گیا۔

حوالہ: تفسیر روح المعانی، جلد 5، صفحہ 67

حدیث نمبر 9

"عن علی ان یہودیہ کانت نشم النبی ﷺ و تقع لیه، فاختقا رجل حتی مات فابطل رسول الله دمها" ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک ایک یہودی عورت نبی ﷺ کی گستاخی کرنی تھی اور توہین آمیز باتیں کرتی تھی تو ایک شخص نے اس کا گا گھونٹ (کر مار) دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی سے قصاص یادیت طلب نہیں فرمائی۔"

حوالہ: سنن ابو داؤد، کتاب العدود، الحکم فی

من سب النبی، حدیث نمبر 3796، ترقیم العالیہ

حوالہ: کنز العمال، جلد 15، صفحہ 121.

تشريع:

درج بالا دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ گستاخ رسول کو اگر کوئی مسلمان غیر ت اسلامی کی بیاد پر قتل کر دے تو یہ جرم نہیں بلکہ سنت صحابہ ہے جس کی توثیق اللہ اور اسکے رسول نے رسول نے فرمائی ہے۔

پڑتے (آگے آئے) حتی کہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے گئے اور مرض کیا میں اس کا ٹھیک ہوں یہ آپ کی گستاخیاں کرتی تھی میں اسے منع کرتا تھا تو باز نہیں آتی تھی اور میں اسے ڈانٹا تھا یہ ڈانٹ ڈپٹ کی پرواہ نہیں کرتی تھی اور میرے اس سے دو بیٹے ہیں جو موتیوں کی مانند ہیں اور وہ میری رفیقہ حیات تھی۔ گذشتہ رات آپ ﷺ کی گستاخیاں اور توہین آمیز باتیں کرنے لگی تو میں نے چھڑا لے کر اس کے ہیئت میں گھونپ دیا اور میں نے چھرے کو زور سے دبایا حتی کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: خبردار گواہ بن جاؤ کہ اس کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا قتل جرم نہیں اور اس میں قصاص و دیت بھی نہیں)۔ حدیث کی اسناد کے متعلق تحقیق کرنے والی بہت بڑی شخصیت امام حاکم نے اس حدیث کو اپنی کتاب "مستدرک حاکم" میں درج کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ صحیح الاسناد حدیث ہے۔"

حالہ: سنن نسانی، کتاب تحریم الدم، باب

فی من سب النبی، حدیث 4002، واللفظ لا بی داؤد.

مستدرک حاکم، جلد نمبر 4، صفحہ 394.

حدیث نمبر 8

تفسیر کشاف، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک، تفسیر مظہری اور دیگر کتب تفاسیر میں سورۃ نساء کی آیت نمبر 60 کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بشرتی کلمہ گواہ ایک یہودی کے درمیان جھٹرے میں رسول اللہ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو باہر نکل کر بشر نے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے مقدمہ کافیلہ کرنے کا مطالبہ کیا تو یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اس مقدمے کا فیصلہ قتل ازیں حضرت عمر ﷺ میرے حق

رسول کے شرعی حکم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

”مابقاء الامة بعد شتم نبیها۔“

”... من شتم الانبياء قتل۔۔۔“

ترجمہ: ”اس امت کے نبی کو گالی کے بعد اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں... جو انہیاء عظام کی گستاخی کرے اسے قتل کیا جائیگا۔“

☆ حوالہ: الشفاء، جلد 2، صفحہ: 196.

تیرہویں ہجری کے ابن تیمیہ حنبلی نے بھی لکھا ہے:

”اجماع اہل العلم علی ان حد من سب
النبی ﷺ القتل“

ترجمہ: ”اہل علم کا اجماع (اتفاق) ہو چکا ہے کہ جو بھی نبی ﷺ کی گستاخی کرے اسکی حد (شرعی سزا) قتل ہے۔“

☆ حوالہ: الصارم المسلول، صفحہ: 31.

اس طویل موضوع کو سینئت ہوئے آخر میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز تابعی کا فیصلہ کن ارشاد سن کبریٰ ہبھی و دیگر کتب کے حوالے سے پیش خدمت ہے:

”خلیفہ اسلام حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں گورز کوفہ نے آپ کو خط لکھا کہ ایک ایسے شخص کو کناہ بازار میں سے گرفتار کیا گیا ہے جو آپ کو گالیاں دیتا ہے اور گواہی موجود ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے قتل کر دیا یا اسے سخت سزا دوں پھر سوچا کہ آپ سے مشورہ کرلوں؟ تو سیدنا عمر بن عبد العزیز نے سلام کے بعد لکھا کہ اے گورز! اگر تو اسے قتل کرتا تو میں تجھے قتل کر دیا میر اخظ پہنچنے کے بعد اسے واپس کناہ چھوڑ دوں گچھے یہ بات سزاویں سے زیادہ پہنچے ہے اور یاد رکھو کسی انسان کو گالی نکانے والے کا قتل جائز نہیں مسوائے رسول اللہ کی توہین کرنے والے کے کیونکہ جب وہ توہین رسالت کرتا ہے تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔“

☆ حوالہ: سنن کبریٰ ہبھی جلد 8 صفحہ 184

اجماع امت کی رو سے:

دوسری صدی ہجری کے امام محمد بن حنون، تیری کے امام ابو بکر بن منذر نیسابوری، چھٹی کے قاضی عیاض مالکی اندلسی اور ساتویں کے قاضی القضاۃ امام تقی الدین سبقی شافعی رحمہم اللہ وہ مگر اکابر ائمہ اسلام اور مختلف صدیوں کے مجتہدین اپنی تصنیفات میں تحریر کرتے ہیں کہ ”اجماع العلماء علی ان شاتم النبی ﷺ والمتقص له کافر والوعید جاری علیہ بعذاب اللہ و حکمه عند الامة القتل ومن شك في كفره وعذابه كفر.“

ترجمہ: ”علماء اسلام اس پر متفق ہیں کہ نبی ﷺ کی گستاخی کرنے والا اور آپ ﷺ کی توہین و تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید گستاخ رسول کیلئے وارد ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک گستاخ رسول کو قتل کرنے کا حکم ہے اور جو بھی ایسے شخص کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔“

☆ حوالہ: الشفاء، جلد 2، صفحہ: 190.

☆ حوالہ: السیف المسلول: صفحہ 120، عمان
بارہویں صدی ہ امام ابن عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ گستاخ کے متعلق اجماع ذ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”ونفس المؤمن لا تستفي من هذا الساب
اللعین الطاعن في سيد الاولين والآخرين الا بقتله
وصليبه بعد تعذيبه وضربه فان ذالك هو اللاقى به.“

ترجمہ: ”سید الاولین والآخرين ﷺ کی شان اقدس میں گستاخ لغتی کے متعلق صاحب ایمان کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا جب تک کہ تکلیف دینے اور مارنے کے بعد اسے قتل نہ کرے یا سولنہ چڑھائے کیوں کہ یہی اسکے لائق ہے۔“

☆ حوالہ: رسائل ابن عابدین، ج 2، ص 190 وفتاویٰ امام مالک سے خلیفہ ہارون الرشید نے گستاخ

تاریخ اسلام ایک سلسلہ وار تحریر

سلطان الاعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ کی سبق آموز تشریفات کے ساتھ

شیر خوار بچے کا اعلان حق!

حضور سرور عالم ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تشریف فرماتھے کہ ایک مشر کہ عورت جس کی گود میں دو ماہ کا شیر خوار بچہ تھا، اس طرف سے گزری۔ اس کے پچے نے حضور کی طرف نظر کی تو یکدم بزبان فتح پکارا اٹھا:

”السلام عليك يا رسول يا اكرم خلق الله“
ماں نے جب دیکھا کہ میرا دو ماہ کا بچہ کلام کرنے لگا ہے تو حیران رہ گئی اور بولی:
بیٹا! یہ کلام کرنا تجھے کس نے سکھایا؟ اور یہ اللہ کے رسول ہیں، تجھے کس نے بتادیا؟

بچہ اب اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا:
اے ماں! یہ کلام کرتا مجھے اسی اللہ نے سکھایا ہے جس نے سب انسانوں کو طاقت دی ہے اور یہ دیکھ میرے سر پر جبراں میں کھڑے ہیں جو مجھے بتا رہے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔

ماں نے یہ اعجاز دیکھا تو جبھٹ سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ مولانا رومی علیہ الرحمۃ مشنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ پھر حضور نے اس بچے کو مخاطب فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کہا ہے؟ تو وہ بولا:
اس مشت خاک ماں کے نزدیک تو میرا نام عبد

عزی ہے لیکن اللہ کے نزدیک میرا نام عبد العزیز ہے۔

بھیڑیئے کی گواہی

مذہبیہ منورہ کے کسی مقام پر ایک چڑواہا اپنی بکریاں چڑا رہا تھا کہ اچاک ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں کے روؤں میں گھس کر ایک بکری لے بجا گا۔ چڑواہا نے دیکھا تو اس بھیڑیے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے جب دیکھا کہ میرا شکار مجھ سے چھین لیا گیا ہے تو ایک ٹیلے پر چڑھ کر بزبان فتح کہنے لگا:

میاں چڑواہے! اللہ نے مجھے رزق دیا تھا مگر افسوس کہ تم نے مجھ سے چھین لیا۔ چڑواہے نے جب ایک بھیڑیے کو کلام کرتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر تعجب سے بولا کہ ایک بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے۔

بھیڑیے نے پھر کلام کیا اور کہا اور اس سے بھی تعجب والی بات تو یہ ہے کہ مدینہ میں ایک ایسا اللہ کا بندہ موجود ہے جو تمہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے ان سب اگلی پھلی باتوں کی خبر دیتا ہے مگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ چڑواہا جو یہودی تھا بھیڑیے کی اس گواہی کو سن کر بڑا متاثر ہوا اور بار بار گاہ رسالت میں پہنچ کر مسلمان ہو گیا۔ (”مکہۃ شریف“ صفحہ: 533)

سبق: ایک جانور بھی جانتا ہے کہ حضور ﷺ ہر گزری ہوئی اور ہونے والی بات کو جانتے ہیں مگر ایک برائے نام انسان بھی ہیں جو (معاذ اللہ) حضور کیلئے دیوار کے پیچے کا علم بھی تعلیم نہیں کرتے۔

البهریہ وہ رات والے قیدی (چور) نے کیا کیا؟
میں نے پھر عرض کیا کہ حضور! وہ اپنی حاجت
بیان کرنے لگا تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے پھر چھوڑ دیا۔
حضور نے فرمایا:

اُنے تم سے جھوٹ کہا خبردار! آج وہ پھر آئے گا۔
تیری رات وہ پھر آیا اور حضرت البهریہ نے
اسے پکڑ کر کہا: کم بخت آج نہ چھوڑوں گا اور حضور کے
پاس ضرور لے کر جاویں گا۔ وہ بولا: البهریہ! میں تجھے چند
ایسے کلمات سکھا جاتا ہوں جن کو پڑھنے سے توفع میں رہے
گا، سنو! جب سونے لگو تو آیت انگریزی پڑھ کر سویا کرو
اس سے اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا اور شیطان تمہارے
نزوں یک نہیں آسکے گا۔ البهریہ کہتے ہیں وہ مجھے یہ کلمات
سکھا کر پھر مجھ سے رہائی پا گیا اور میں نے جب صحیح حضور کی
بارگاہ میں یہ سارا قصہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا:
اس نے یہ بات حق کہا ہے حالانکہ خود وہ بڑا جھوٹا
ہے۔ کیا تو جانتا ہے اے البهریہ کہ وہ تین رات آنے والا
کون تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا!
فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (”مکتوٰۃ شریف“ صفحہ: 177)

سبق: ہمارے حضور گزرے ہوئے اور
ہونے والے سب واقعات کو جانتے ہیں۔ حضرت البهریہ
کے پاس رات کو چور آیا تو حضور نے خود ہی فرمایا کہ رات
کے قیدی نے کیا کیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ آج پھر آئے گا
چنانچہ وہی کچھ ہوا جو حضور نے فرمایا۔ معلوم ہوا کہ
حضور ﷺ ”عالم ما کان و ما نکون“ ہیں۔

(”نزہۃ الجالس“ جلد: 2، صفحہ: 78۔)
سبق: ایک دو ماں کا بچہ تو حضور کو جان اور مان
لے اور اپنی ماں کو بھی جنت میں لے جائے مگر افسوس ان عمر
رسیدہ بد بختوں پر جنہوں نے حضور کو نہ جانانہ مانا اور اپنی جہالت و
گستاخیوں سے خود بھی ڈوبے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے۔

رات کا چود!

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت البهریہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقہ فطر کی حفاظت کیلئے مقرر کیا، حضرت
البهریہ رات بھر اس مال کی حفاظت فرماتے، ایک رات ایک
چور آیا اور مال چہانے لگا، حضرت البهریہ نے اسے دیکھ لیا اور
اسے پکڑ لیا اور فرمایا میں تجھے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش
کروں گا۔ اس چور نے منت سماجت کرنا شروع کی اور کہا:
خدار مجھے چھوڑو میں صاحب عیال اور محتاج ہوں۔ حضرت الب
ہریہ کو رحم آگیا اور اسے چھوڑ دیا۔ صحیح جب وہ بارگاہ رسالت
میں حاضر ہوئے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا:
البهریہ! رات والے تمہارے قیدی (چور) نے
کیا کیا؟؟؟

حضرت البهریہ نے عرض کیا: حضور! اس نے
اپنی عیال داری اور محتاجی بیان کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور
میں نے چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ
بولا۔ خبردار رہنا آج رات وہ پھر آئے گا۔

حضرت البهریہ کہتے ہیں کہ میں دوسری رات
بھی اس کی انتظار میں رہا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ واقعی پھر آپنچا
اور مال چہانے لگا، میں نے بھر اسے پکڑ لیا۔ اس نے بھر منت
کی اور مجھے پھر رحم آگیا اور میں نے بھر اسے چھوڑ دیا۔ صحیح
جب حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور نے بھر فرمایا:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں کی علم فضل و ذہانت جیسی خداداد صلاحتیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا رضا علی خاں نے آپ کا نام "احمد رضا" تجویز کیا اور اسی نام کو شہرت عامہ حاصل ہوئی۔ جبکہ امام احمد رضا نے اپنا نام عشق رسالت مآب کی بنیاد پر عبد مصطفیٰ تجویز کیا۔ ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے
تفبیہ:

عبد عربی زبان میں عبادت گزار اور غلام کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہاں عبد مصطفیٰ میں عبد غلام کے معنی میں ہے نہ کہ عبادت گزار کے معنی میں۔

آپ نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم مکمل کر لی۔ بچپن ہی سے تائید ایزدی کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں۔ جن میں سے ایک علامت یہ تھی کہ بچپن میں بھی آپ کی زبان سے کبھی کوئی غلط کلمہ بلکہ کوئی غلط حرکت نہیں نکلی ایک بار آپ کے استاذ نے قرآن میں پرنگ کی غلطی کی وجہ سے آپ کو ایک لفظ غلط حرکت کے ساتھ پڑھانے کی بار بار کوشش کی تو آپ استاذ کے اصرار کے باوجود صحیح حرکت کے ساتھ ادا فرماتے۔ آخر کار آپ کے دادا جان حضرت مولانا رضا علی خاں کو جب استاذ شاگرد کے اختلاف پر مطلع کیا گیا تو آپ نے قرآن پاک کا دوسرا نسخہ منگوایا تو اس میں وہی حرکت تھی جسے امام احمد رضا ادا کرنے پر مصروف تھے۔

ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم کے بعد آپ نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رسول اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرایا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ
مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔

ترجمہ:

"بیشک اللہ اس امت کیلئے ہر صدی کے سرے پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس امت کیلئے دین کی تجدید کریگا۔" (سنن ابو داؤد، کتاب الملاح، باب ما یذ کر من قرن المائة) چوبہ دویں صدی ہجری اور بیسویں صدی عیسوی کی تاریخ چھان ڈالنے میں صرف اور صرف امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ہی کی ایک شخصیت نظر ہے۔ جنہوں نے بے مثال فقہی فضیلت اور شاندار علمی کمالات کے ساتھ ساتھ دینی و ملی خدمات کی سر انجام دہی میں موثر کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف بر صغیر پاک و ہند بلکہ عرب ممالک سمیت پوری دنیا اسلام کے معتمد علماء و مشائخ آپ کی اعلیٰ ترین دینی و ملی خدمات کا اعتراف کر کے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی ۱۰ اشوال ۱۲۷۲ھ / 14 جون 1857ء کو بریلی میں ایک عظیم علمی گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مولانا تقیٰ علی خاں اور آپ کے دادا جان حضرت مولانا رضا علی خاں تاجر عالم دین تھے۔ (رحمہم اللہ) آپ کے والد نے آپ کا نام "محمد" اور تاریخی نام "المختار" تجویز کیا۔ آپ کے دادا جان حضرت

زیادہ علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ایک بار علی گڑھ یونیورسٹی کے والئس چانسلر ڈاکٹر سرفیاء الدین علم ریاض کے ایک مسئلہ کے حل کے لیے سخت پریشان تھے اور یورپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تاکہ وہاں کسی ماہر ریاضی سے یہ عقدہ حل کرایا جائے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ یورپ جانے کی بجائے بریلی شریف جائیں وہاں ایک ایسے عالم دین ہیں جن کو علم لدنی بھی حاصل ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سرفیاء الدین سید سلیمان شریف کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے اور نماز عصر کے اعلیٰ حضرت بریلوی سے مختصر ملاقات کی تو اعلیٰ حضرت نے چند لمحات میں وہ پیچیدہ مسئلہ حل کر دیا۔ ڈاکٹر صرف نہ صرف آپ کے علم کے معرف اور مذاہ ہوئے بلکہ اس روز سے داڑھی منڈوانا چھوڑ دی اور اعلیٰ حضرت کی روحانی توجہ سے ڈاکٹر موصوف صوفی باصفا بن گئے۔

العلیٰ مجھ سے کو خدا تعالیٰ نے دیگر علوم کیسا ساتھ ساتھ علم ہیئت ونجوم میں بھی مہارت کاملہ عطا فرمائی تھی۔ 1919ء کا واقعہ ہے کہ امریکہ کے ایک سائنس دان البرٹ نے پیش گوئی کی کہ 17 دسمبر 1919ء میں سورج میں سوراخ ہو جانے کی وجہ سے زمین پر زلزلے برپا ہوں گے اور کئی ممالک تباہ ہو جائیں گے۔ اس خبر کے چھپ جانے کے بعد دنیا میں خوف وہر اس پیدا ہوا تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے اخبارات میں یہ خبر چھپوائی کہ 17 دسمبر میں نہ سورج میں سوراخ ہو گا اور نہ ہی زمین میں کسی جگہ کوئی زلزلہ برپا ہو گا چنانچہ 17 دسمبر کو اعلیٰ حضرت کی پیش گوئی حق ثابت ہوئی اور امریکی نجم البرٹ کی پیش گوئی غلط نکلی اعلیٰ حضرت نے ایک ہزار سے زیادہ کتب تصنیف فرمائی جن میں ہر لحاظ سے مسلمانوں کی علمی، دینی، روحانی و سیاسی رہنمائی فرمائی۔ ان تصنیف میں سے قتاوی رضویہ اور ترجمہ قرآن مجید کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

اپنے والد گرمی سے علوم دینیہ کی تحصیل کا شروع کیا۔ آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ کتاب کا صرف دیباچہ استاذ سے پڑھتے تھے اور باقی کتاب پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنے والد گرامی کے علاوہ آپ نے حضرت مولانا عبدالعلی رامپوری، حضرت مولانا غلام قادر بیگ بریلوی اور مولانا علامہ ابوالحسین احمد نوری سے بھی اکتساب علم کیا۔ ابھی آپ کی عمر تیرہ برس سے کم تھی کہ آپ نے رضاعت کے ایک پیچیدہ مسئلہ پر فتویٰ لکھا جسے آپکے والد گرامی نے بہت پسند کیا اور فتویٰ کا قلمدان اس روز سے آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ کی عمر ابھی چودہ سال سے کم تھی کہ آپ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہو گئے۔

آپ کے حفظ قرآن کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو کس قدر قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ ایک بار کسی عقیدت مند نے آپ کے نام کے ساتھ حافظ لکھ دیا تو آپ نے حفظ قرآن کا عزم فرمایا۔ چنانچہ رمضان المبارک میں دیگر تمام ترمصودیات مثلاً فتویٰ تدریس اور اذکار وغیرہ کے ساتھ ساتھ روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے رات کو نماز تراویح میں ساتھ اور اس طرح آخر رمضان تک پورا قرآن پاک حافظ کر لیا۔

آپ نے جس طرح فتویٰ نویسی کا سلسلہ طالب علمی کے زمانہ میں شروع کر دیا تھا اسی طرح تقریر اور تصنیف کا سلسلہ میں ابتدائی ایام میں شروع کر دیا تھا۔ آپ نے پہلی تقریر چھ سال کی عمر میں میلاد شریف کے عنوان پر کی اور آٹھ برس کی عمر میں پہلی تصنیف ہدایۃ النحو کا عربی زبان میں حاشیہ تحریر فرمایا۔

علمی و فقہی فضائل اور دینی و ملی خدمات:
آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچاس سے

احترام ہے۔ جو علمی گہرائی ان کے ہاں ملتی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا اور رسول تو ان کی سطح ستر سے پھوٹا پڑتا ہے۔“

کنز الایمان:

ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان اعلیٰ حضرت نے 1911ء میں بغیر کسی پیشگوئی تیاری کے اماء کرایا تھا۔ آپ کے شاگرد رشید صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب نے آپ سے ترجمہ قرآن لکھنے کی درخواست کی تو اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے فرمایا میرے پاس کوئی فارغ وقت نہیں ہے۔ البتہ آپ دوپھر کو قیلولہ کے وقت آ جایا کریں۔ میں ترجمہ لکھوادیا کروں گا چنانچہ مولانا امجد علی قیلولہ کے وقت حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت فی البدیہ ترجمہ لکھواتے۔ یہ ترجمہ فی البدیہ ہونے کے باوجود تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔ جس سے اعلیٰ حضرت کے وسعت مطالعہ اور بے مثل قوت حافظہ کا پتہ چلتا ہے۔

اعلیٰ حضرت سے پہلے بھی بر صغیر میں بعض علماء نے قرآن مجید کے ترجمے لکھے اور آپ کے بعد میں بھی کثیر تعداد میں تراجم قرآن مجید لکھے گئے۔ لیکن جو علمی، ادبی اور لغوی خوبیاں کنز الایمان کو حاصل ہیں کسی اور ترجمہ کو حاصل نہیں۔ ترجمہ کنز الایمان ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ روح قرآن اور عربیت کے بھی قریب ہے۔ اور ایک شاندار خوبی یہ بھی ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہونے کے ساتھ ساتھ بامحاورہ بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے ترجمہ قرآن کرتے ہوئے مختلف المعانی عربی الفاظ کا ایسا معنی انتخاب کیا ہے جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے ادب و احترام پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نجدی وہابی فکر کے علماء کے ترجموں میں لکھے الفاظ میں خدا تعالیٰ اور نبی کریم کی توهین و گستاخی پائی جاتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ:

فتاویٰ رضویہ 30 جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد میں صفحات کی تعداد ایک ہزار کے قریب قریب ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر یوں مدح ہوئے اور فرمایا:

”مولانا احمد رضا بریلوی نہایت ذہین اور باریک بین عالم دین تھے اور فقہی بصیرت میں آپ کو بہت کمال حاصل تھا۔ ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قدر اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور اور بر صغیر کے لئے نابغہ روز گار تھے۔ ہندوستان کے دور متاخرین میں ان کا س طبع اور ذہین فقیہہ بمشکل نظر آئے گا۔“

دیوبندی مذہب کے مولانا ابوالحسن ندوی کہتے ہیں: ”فقہ حنفی اور اس کے تفصیلی مسائل کے جاننے میں مولانا احمد رضا بریلوی کی مثال نہیں ملتی۔ اس پر ان کے فتاویٰ اور کتاب کفل الفقیہ ہی کافی دلیل ہے۔ پھر ندوی صاحب کہتے ہیں کہ حریم شریفین کے علماء کے استفساء پر مولانا احمد رضا بریلوی نے بغیر کسی تیاری کے کتابیں لکھ ڈالیں تو علماء حریم مولانا کی علمی گہرائی و سمعت مطالعہ اور تحریر کی تیز رفتاری اور ذہانت سے بہت منجب ہوئے۔“

مکہ مکرمہ میں کتب خانہ کے محافظ شیخ سید اسماعیل نے آپ کے فتاویٰ کے بارے میں کہا تھا ”اگر ان فتاویٰ کو امام ابوحنیفہ و میکھتے تو ان کی آنکھیں مخندھی ہو جاتیں اور وہ مولانا احمد رضا بریلوی کو اپنے خاص احباب میں شامل کر لیتے پھر لکھتے ہیں قسم بخدا اگر مولانا احمد رضا بریلوی کے بارے میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو یہ بات صحیح اور حق ہو گی۔“

جماعت اسلامی کے بانی ابوالا علی مردووی نے امام احمد رضا کے بارے میں اپنے تأثیرات یوں بیان کئے ”میرے دل میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے علم و فضل کا بے حد

دانش حجاز

مولانا محمد دین سیالوی، برطانیہ

دوستوں سے اچھا واسطہ رکھے، ان کا ادب و احترام بجالائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔
ایک آدمی سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے دوست زیادہ ہیں یا تمہارے باپ کے زیادہ تھے؟
اس نے جواب دیا کہ میرے دوست زیادہ ہیں۔
سوال کرنے والے نے کہا: تم تو بڑے گتاخ ہو کیونکہ تم اپنے والد سے بڑا ثابت کر رہے ہو یعنی تم بڑے بچپا ہو اور والد سے زیادہ دوستیاں پالنے والے ہو۔
اس نے کہا: میں گتاخ نہیں ہوں بلکہ سعادت مند بیٹا ہوں، اصل بات یہ ہے کہ میرے اپنے بھی دوست ہیں اور میں نے والد صاحب کے دوست بھی رکھے ہوئے ہیں یعنی والد صاحب کے وصال کے بعد ان کی دوستیاں اور رشتہ داریاں بھی میں نے قائم رکھی ہوئی ہیں اس طرح میرے دوست زیادہ بنتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ ہیں: "ان من ابوبالبر ان يصل الرجل اهل و دابیه بعد ان یولی۔"

ترجمہ: "سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی والدین کی وفات کے بعد ان سے محبت کرنے والوں سے مدد رحمی کرے۔ (حوالہ: صحیح مسلم، صحیح ابن حبان)

3☆ تیرا حق یہ ہے کہ والدین کیلئے مغفرت کی دعائیں کرے اور مالی و بدنی عبادات کر کے انکو ایصال ثواب کرے۔ اس ضمن میں سب سے بہترین دعا وہ ہے جو قرآن نے سکھائی ہے، پندرہویں پارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"رب ارحمہما کما ربیانی صفیرا۔"

یعنی اے میرے پروردگار! میرے والدین نے جس طرح مجھے بچپن میں شفقت و محبت سے پالا تھا تو بڑھاپے میں انکو صحت و تسلیمی عطا فرم اور وصال کے بعد انکو دامن

بیٹا اپنے والد کو کیسے راضی کرے؟

والدین جب بیٹے سے ناراض فوت ہو جائیں تو ان کو تمن چیزوں سے راضی کرے:

1☆ بیٹا خود نیک بنے کیونکہ والدین کیلئے بیٹے کے نیک ہونے سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں!

2☆ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلق رکھے اور ان سے نیکی کرے!

3☆ ان کیلئے مغفرت طلب کرے، دعا اور صدقہ کرے تبصرہ:

1☆ والدین کے وصال کے بعد بھی اولاد پر ان کے حقوق جاری رہتے ہیں، سب سے پہلا حق تو یہ ہے کہ اولاد خود نیک بنے اور اچھا کردار اپنائے۔ یہ والدین کیلئے صدقہ جاریہ ہو گا، مزید برآں اس سے انکی نیک نامی بھی ہو گی اور قبر میں روح بھی شہنشدی ہو گی۔

کہتے ہیں کہ بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں:

پہلے وہ جو اپنے والدین کیلئے باعث بدنامی ہوتے ہیں ان کے مقام و مرتبہ کو بندگی لگاتے ہیں اور ان کی اچھی شہرت کو داغدار کر دیتے ہیں انہیں کپوت کہا جاتا ہے۔

دوسرے وہ جو والدین کی عزت و شہرت میں اضافہ تو نہیں کر سکتے لیکن انہوں نے معاشرے میں جو مقام بنایا ہوتا ہے اسے قائم رکھتے ہیں اور اس میں کمی نہیں آنے دیتے انہیں پوت کہا جاتا ہے۔

اور تیسرا وہ جو اپنے والدین کی عزت و شہرت کو چارچاند لگادیتے ہیں اور ان کی نیک نامی میں اور اضافہ کرتے ہیں، اپنے والدین کے مشن کو آگے بڑھاتے ہیں یہ سپوت کہلاتے ہیں۔

2☆ دوسرا حق یہ ہے کہ ان کے رشتہ داروں اور

”اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم۔“

ترجمہ: ”جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔“

دنیا کی مثال

دنیا کی مثال سانپ کی طرح ہے۔ چھوٹے میں بہت نرم و ناز ک لگتا ہے، لیکن اس کا زہر قاتل ہوتا ہے۔

تبصرہ:

سانپ کا جسم بہت نرم و ناز ک، منقش اور خوبصورت ہوتا ہے، اسکے باوجود کوئی اس کو پکڑنے اور اپنے پاس رکھنے کو تیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کے انڈے زہر بھرا ہوتا ہے۔ یہی مثال دنیا کی ہے کہ بظاہر بہت حسین و جیل اور پر فریب لگتی ہے، لیکن حقیقت میں بہت خطرناک دھوکہ باز اور بے وفا ہے۔ اسکی ظاہری چمک دمک سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، بلکہ اس کے انجام اور عواقب پر نظر رکھنی چاہئے۔ یہ ہر جائی محبوب ہے، جتنا جلدی آتی ہے اس سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ جدا ہو جاتی ہے، کل جس پر مہربان تھی آج اسی کیلئے دشمن جان ہے، اور کل جس کی دشمن تھی آج اسی کی دلہن ہے۔

دنیا گھر منافق دے یا گھر کا فردے سونہدی ہو نقش نگار کرے بہترے زن خوبیاں بھے سونہدی ہو بھلی و انگوں کرے لشکارے، سردے اتوں جھوندی ہو حضرت عیسیٰ دی ملکہ و انگوں باہر لہوئندیاں نوں کونہدی ہو

(حضرت سلطان باہر حمد اللہ علیہ)

بیت کے آخر میں دنیا کی رہنمی کے بارے میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے، یعنی یہ دنیا آخرت کے رہرو (مسافروں) کو فریب میں جلا کر کے اس طرح ہلاک اور نامراد کرتی ہے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سونے کی ایک اینٹ کیلئے تین آدمیوں کو جان دینا پڑی۔

دنیا کی حقیقت سمجھنے کیلئے ایک حوالہ بھی پیش ہے:

Self-love and love of the world constitute hell.

ترجمہ:

خود پرستی اور دنیا پرستی سے پورا جہنم تیار ہوا ہے۔

رحمت میں جگہ عطا فرما۔

ایک حدیث مبارکہ جس میں والدین کی وفات کے بعد ان کے حقوق کا ذکر ہے۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے تو نبی سلمہ میں سے ایک شخص آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے کوئی حقوق مجھ پر ہیں جو میں ادا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

”ہاں، ان کیلئے دعا کرو! ان کیلئے استغفار کرو! ان کے وصال کے بعد ان کے عہد (وصیت وغیرہ) کو پورا کرو! خاص طور پر ان کے رشتہ داروں سے صدر رحمی کرو اور ان کے دوستوں کی عزت کرو!“ (سنن ابو داؤد)

ہر سعادت مند بیٹھے کو ان حقوق کا خیال رکھنا چاہئے لیکن جس بد قسمت بیٹھے کے والدین اس سے ناراض فوت ہوئے ہوں اسے تو یہ نسخہ کیمیا ضرور اپنانا چاہئے، ہو سکتا ہے اس طرح اس کے والدین اس سے راضی ہو جائیں اور ان کے صدقۃ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی راضی ہو جائے۔

دل کی سختی کا علاج !!!

جب تم اپنے دل میں سختی پاؤ تو (مندرجہ ذیل کام کرو انشاء اللہ سختی دور ہو گی اور دل میں رقت اور نرمی پیدا ہو گی):

☆ مدبر اور تفکر کیسا تھ کثرت سے تلاوت قرآن کرو!

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو!

☆ زادہوں کی صحبت اختیار کرو!

☆ نبی کریم ﷺ کی سنت، آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی سیرت کو اپناو!

تبصرہ:

قرآن و حدیث اور اصحاب رسول ﷺ کی سیرت توں کے مطالعہ، ان کے مطابق عمل کرنے اور صالحین وذا کرین کی صحبت سے دلوں میں سوز و گدazio پیدا ہوتا ہے اور پتھر دل بھی خشیت الہی سے زم پڑ جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اہلسنت

جس میں پیر عثمان افضل قادری آپکے سوالوں کے جواب دیتے ہیں ☆☆☆☆☆☆☆☆

ہے۔ ”حوالہ: 1

ظہار کی تعریف اور بیوی کو ماں بہن کہنے کا حکم

سوال:

زید نے اپنی بیوی کو لڑائی جھگڑے کے دوران کہا:
”تومیری ماں بہن۔“

لہذا یہ الفاظ کہنے کا شرعاً حکم واضح رہا میں؟

جواب: ——————

صورت مسئولہ میں سائل اگر سچا ہے اور
صرف یہی الفاظ کہے ہیں طلاق کے متعلق اور کچھ نہیں
کہا تو پھر ان الفاظ سے نہ طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ ہی
ظہار ہوا ہے، بلکہ یہ الفاظ لغو و باطل ہیں۔ اور ایسے الفاظ
کہنا مکروہ ہے، جس نے یہ الفاظ کہے ہیں وہ گنہگار ہے
لہذا توبہ واستغفار کرے۔

ارشاد خداوندی ہے:

”ما هن امہاتهم ان امہاتهم الا اللہ ولد نہم
وانہم لیقولون منکرا من القول وزورا۔“

ترجمہ:

”ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں
تو وہ ہیں جنہوں نے انہیں جنا اور بیٹک وہ بری اور جھوٹی بات

اور حدیث مبارک میں بھی ہے:

”ان رجلا قال لامرئته يا اخية فقال رسول الله ﷺ اختك هي فكره ذالك ونهى عنه.“

ترجمہ: ”کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا:
اے بہن۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ تمہاری بہن
ہے؟ پس آپ ﷺ نے اسے ناپسند جانا اور اس سے منع
فرمایا۔“ ”حوالہ: 2

اور کتب احتجاف میں صراحتاً بھی موجود ہے، جیسے
کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”لو قال لها: انت امي لا يكون مظاهرا
وينبغى ان يكون مكروها، ومثله ان يقول يا ابنتي ويا
اختي ونحوه.“

ترجمہ:

”اور اگر عورت سے کہا: تو میری ماں ہے (بغیر
تشییہ کے) تو ”ظہار“ نہ ہو گا، مگر لائق مکروہ ہے، اور یہ
ہی حکم ہے اگر کہا: اے میری بیٹی، اے میری بہن یا اس کی

حوالہ نمبر 1: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 28، سورہ مجادلہ، آیت نمبر 3.

حوالہ نمبر 2: ”سنن ابو داؤد“ کتاب الطلاق، باب فی الرجل يقول لامرئته يا اختي، حدیث: 1889، ترقیم العالیہ

کا کیا کفارہ ہو گا؟

مثل دیگر الفاظ۔ ”حوالہ: 3

یہ الفاظ ”تو میری ماں بہن ہے“ نہ کنایات طلاق سے ہیں اور نہ ہی طلاق کے صریح الفاظ میں ان کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ان سے ظہار بھی نہیں ہوتا کیونکہ ظہار میں ”تشیہ“ ”ضروری“ ہے۔ توجہ ظہار نہیں ہو تو پھر ”کفارہ ظہار“ بھی واجب نہیں۔

یاد رہے کہ کفارہ ظہار کی صورت میں ہے اور فقہاء اسلام و علماء امت نے ظہار کی تعریف یہ کی ہے:

”ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا ایسے جزو کو جو کل سے سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا تیر اسر یا تیری گردن یا تیر انصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔“ ”حوالہ: 4

قسم کا کفارہ!

سوال:

ایک آدمی نے آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں قسم کھائی، کہ میں یہ کام نہیں کروں گا۔ پھر اس کا خلاف کیا یعنی قسم توڑدی۔ تو اس قسم

حوالہ نمبر 3: ”فتاویٰ هندیہ (عالیٰ مکری)“ کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، صفحہ: 612، طبع بیروت.

و ”البحر الرائق شرح کنز الدقائق“ کتاب الطلاق، باب الظہار، طبع دار الكتب العلمیہ بیروت.

و ”حاشیہ ابن عابدین المعروف فتاویٰ شامی“ کتاب النکاح، باب الظہار، بیروت.

و ”الفقه علی المذاہب الاربعہ شرح“ کتاب الطلاق، باب مباحث الظہار، بیروت.

و ”فتاویٰ رضویہ“ باب الظہار، جلد: 13، صفحہ: 280، طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور.

حوالہ نمبر 4: ”بہار شریعت“ کتاب الطلاق، باب الظہار، حصہ: 8، صفحہ: 52، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور.

و ”البحر الرائق شرح کنز الدقائق“ کتاب الطلاق، باب الظہار، طبع دار الكتب العلمیہ بیروت.

حوالہ نمبر 5: ”قرآن مجید“ پارہ نمبر 7، سورہ مائدہ، آیت نمبر 89.

تعارض اس میں شک ہے کہ یہ پانی وضو اور غسل کے قابل ہے یا نہیں، لہذا پا کیزہ پانی ہوتے ہوئے اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔ بصورت دیگر بعد ازاں تمم کیا جائے۔ حوالہ: 6

وفات کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟؟؟

سوال:

موت کیا ہے اور مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟ جواب سے نواز کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب:

موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے۔ لیکن روح نکل کر مٹ نہیں جاتی ہے بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے۔ اور ایمان و عمل کے اعتبار سے ہر ایک روح کیلئے الگ جگہ مقرر ہے اور قیامت آنے تک وہیں رہے گی۔ کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ علیین میں اور کسی کی زم زم شریف کسی کی جگہ اس کی قبر پر ہے اور بد کاروں کی روح قید رہتی ہے۔

بہر حال روح مرتی یا مٹتی نہیں بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنے بدن سے ایک طرح کا لگاؤ رکھتی ہے بدن کی تکلیف سے اسے بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے آرام پاتی ہے جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتی پہچانتی اور اسکی بات سنتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ (7)

جو ہوئے اور پسینہ کا شرعی حکم!

سوال:
حیوانات کے جھوٹے کا حکم کیا ہے؟ نیزان کے پسینے کے بارے میں بھی شرعی حکم سے آگاہ کر دیں؟

جواب:

فقہاء اسلام جھوٹے پانی اور پسینہ کو چار قسموں میں تقسیم کرتے ہیں:

- 1 - وہ جانور جن کا جھوٹا اور پسینہ ناپاک ہے، وہ یہ ہیں: سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، گیڈر، اور دیگر درندے (یعنی چیر پھاڑ کرنے والے چوپائے)۔

اسی طرح اگر بملی نے چوہا کھا کر فوراً پانی والے برتن میں منہ ڈالا تو وہ پانی ناپاک ہو گا، اور اگر آدمی نے شراب پی کر فوراً پانی پیا تو یہ پانی بھی نجس ہو جائے گا۔

- 2 - وہ جانور جن کا جھوٹا بھی مکروہ و ناپسند ہے اور جن کا پسینہ اگر ہو تو وہ بھی مکروہ و ناپسند ہے، وہ یہ ہیں: اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، چیل، وغیرہ۔

ایسے ہی گھر میں رہنے والے جانور جیسے بی (بشر طیکہ فوری چوہانہ کھایا ہو) چوہا، چھپکی۔ یونہی غلاظت کھانے والی گائے کاغلاظت کھانے کے بعد، یا غلاظت پر منہ مارنے والی مرغی کا جھوٹا۔

- 3 - وہ جن کا جھوٹا اور پسینہ پاک ہے:
آدمی، وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، اور یونہی پانی میں رہنے والے جانور۔

- 4 - وہ جانور جن کا جھوٹا اور پسینہ مشکوک ہے:
گدھے اور خچر کا جھوٹا پانی مشکوک کہلاتا ہے، یعنی بوجہ

حوالہ نمبر 6: "المختصر للقدوری" کتاب الطهارة، صفحہ نمبر 7، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان۔ و "الہدایہ" کتاب الطهارة، فصل فی الاسار، صفحہ: 44، 45، مکتبہ شرکتہ علمیہ ملتان۔

و "مراقب الفلاح" کتاب الطهارة، فصل فی بیان احکام السؤر، جز: 1، صفحہ 5۔

حوالہ نمبر 7: "شرح الصدور" امام جلال الدین سیوطی رحمة الله عليه.

میلاد النبی ﷺ کے فضائل و برکات

واعتراضات و جوابات

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

”وَكَلَّا نَفْسٍ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرَّسُولِ مَا نَثَبَتْ“

بے فواد ک۔“

ترجمہ: ”اور یہ سب کچھ انبیاء کی خبریں ہم آپ پر بیان کرتے ہیں جن کے بب ہم آپ کے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔“

حوالہ: ”قرآن مجید“ پارہ: 12، سورہ ہود، آیت: 120۔
توحید اور تمام عقائد اسلامیہ دعوے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ ان پر دلیل ہیں۔ دلیل ثابت ہونے سے دعویٰ ثابت ہوتا ہے، اسلئے حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کی بڑی اہمیت ہے، میلاد میں حضور کے کمالات و معجزات کا تذکرہ کر کے ایمان کو مضبوط کیا جاتا ہے۔
2۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”قُلْ بِهِظْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَالِكَ فَلَيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمِعُونَ.“

ترجمہ: ”آپ فرمادیں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ساتھ پس اسی پر وہ (اہل ایمان) خوش ہوں۔ یہ خوشی اس (دولت) سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔“

حوالہ: ”قرآن مجید“ پارہ: 11، سورہ یونس، آیت: 58۔
اس آیت میں اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت و فضل عظیم ہیں آپ کی آمد کی خوشی میں جشن

بسم اللہ الرحمن الرحيم

”میلاد“ کا معنی ہے: ولادت کا وقت یا عظیم الشان ولادت۔“ مولد کا معنی بھی ولادت کا وقت ہے۔ اہل اسلام کے عرف میں میلاد یا مولد سے مراد سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہے۔ اور محفل میلاد یا جلسہ میلاد یا میلاد کانفرنس سے مراد ایسا روح پرور اجتماع ہے جس میں سر کاری مدینہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت طیبہ کے زمانے میں ظاہر ہونے والے عجیب و غریب واقعات کا تذکرہ کر کے برکات حاصل کی جائیں۔

ذکر ولادت نبی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سورہ قصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور ولادت کے وقت ان انبیاء عظام کی ظاہر ہونے والی عظمتوں اور شانوں کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح سنت رسول، سنت صحابہ و اہل بیت اور سنت سلف صالحین سے بھی ذکر میلاد ثابت ہے۔ اور محدثین نے تو کتب احادیث میں مولد النبی ﷺ کے عنوان سے ابواب باندھے ہیں

میلاد شریف کے بے شمار فائدے اور برکات ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1۔ ذکر انبیاء سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور قلب میں ثبات پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

اور اس رسول کی عزت کے ساتھ مدد کرو۔ اور انکی تعظیم بجالاً وَ اور (پھر) اس اللہ کی صبح و شام تسبیح بیان کرو۔“

حوالہ: ”قرآن مجید“ پارہ: 26، سورہ فتح، آیت: 9، 8.

اس آیت مبارکہ میں بعثت نبوی کا ایک مقصد یہ بھی بیان کیا ہے کہ اہل ایمان پیارے مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم بجالاً میں، محدث کبیر علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

”وَمِنْ تَعْظِيمِهِ عَمَلُ الْمَوْلَدِ“

ترجمہ: ”میلاد منانا بھی آپ کی تعظیم کا حصہ ہے۔“
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمِنْ يَعْظِمُ شَعَاعَرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ“

ترجمہ: ”اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اسکے دل کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔“

حوالہ: ”قرآن مجید“ پارہ: 17، سورہ حج، آیت: 32.

اور یقیناً حضور ﷺ کی سب سے بڑی نشانی ہیں، آپ کی تعظیم و توقیر افضل ترین عبادت ہے۔

☆ 4۔ عمل میلاد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو اپنی نعمت عظیٰ حضور ﷺ عطا کرنے پر اس کے شکر کا اظہار ہے۔ گویا عمل میلاد اللہ کے ارشاد ”و اشکرولی“ ترجمہ: ”میرا شکرا دا کرو“۔ کی تعمیل ہے۔

☆ 5۔ میلاد شریف اشاعت علم کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس میں فضائل نبوی اور سیرت مصطفیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ جو کہ علوم میں بڑی فضیلت والا علم ہے۔

☆ 6۔ میلاد شریف سے حضور ﷺ سے محبت و عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

”مِنْ أَحَبِّ شَيْءٍ أَكْثَرَ ذِكْرَهُ“ یعنی جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہو تو اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ لہذا ذکر فضائل و میلاد شریف محبت نبوی کی علامت ہے

☆ 7۔ صدقہ و خیرات اور مہماںوں کی ضیافت، امور خیر

منا نا اس آیت مبارکہ کی تعمیل ہے اور شاندار نیکی ہے۔
بخاری شریف میں ہے:

”(حضرت ثوبیہؓ کو ابو لہب نے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا) جب ابو لہب فوت ہوا تو اسے گھر کے ایک فرد (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: تم کس طرح ہو۔ ابو لہب نے جواب دیا: میں نے تمہاری جدائی کے بعد کوئی بھلانی نہیں دیکھی، سوائے اس کے کہ مجھے ثوبیہؓ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مشروب پلایا جاتا ہے۔“

حوالہ: ”صحیح بخاری شریف“ کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعناکم الخ، حدیث: 4711.
شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں:

”اس واقعہ میں میلاد منانے والوں کیلئے اور جو رسول ﷺ کی ولادت کی شب مسرور ہوتے ہیں اور اپنی دولت خرج کرتے ہیں، ان کیلئے سند ہے۔ ابو لہب کافر تھا، اسکی مذمت میں قرآن نازل ہوا، جب اس نے نبی ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا (باندی آزاد کی) تو اسے بھی جزا دی گئی، تو ایک مسلمان جس کا دل محبت نبی سے بھرا ہوا ہے اگر نبی ﷺ کی خوشی منائے اور دولت خرج کرے تو اس کا کیا حال ہو گا۔“ حوالہ: مدارج النبوة۔

☆ 3۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اَنَا اَرْسَلْتُكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، لَتَوْمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْزِرُوهُ وَتَوَقُّرُوهُ وَتَسْبِحُوهُ بَكْرَةً وَاصِلَّةً“

ترجمہ: ”بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ذر شانے والا بنا کر بھیجا ہے، تاکہ (انکی یہ شانیں دیکھ کر) تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاو۔

تو لوگ درود شریف پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر کر رہے تھے اور وہ مجزات بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے۔

تو میں نے اس مجلس میں انوار و برکات کا مشاہدہ کیا، میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔“

حوالہ: ”فیوض الحرمين۔“ صفحہ نمبر 27.

میلاد شریف پر چند اعتراضات

اور ان کے جوابات

میلاد اعتراض: بارہ ربیع الاول یوم وفات ہے،

لہذا خوشی منانا جائز نہیں؟

☆ جواب ☆

2 ربیع الاول خوشیوں کا دن ہے سوگ کا نہیں۔ اولاً یہ کہ 12 ربیع الاول کو بنی ﷺ کے یوم وفات ہونے کے بارعے میں جملہ روایات ضعیف ہیں اور علم تقویم کی رو سے بھی 12 ربیع الاول کو رسول ﷺ کا یوم وفات ممکن نہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے دوبار میں ثابت ہیں:

۱. 10 ہجری میں حجۃ الوداع میں یوم عرفہ 9 ذوالحجہ جمعۃ المبارک تھا۔

۲. رسول ﷺ کا وصال سوموار کے روز ماہ ربیع الاول میں ہوا۔

اب 9 ذوالحجہ 10 ہجری اور ماہ ربیع الاول کے درمیان ماہ محرم اور ماہ صفر دو ماہ آتے ہیں لہذا ذوالحجہ محرم اور صفر تینوں ماہ جس طرح بھی شمار کر لیں (تینوں ماہ تین دن کے، دو ماہ تین دن کے، ایک ماہ انتیس دن کا ایک ماہ تین دن کا، دو ماہ انتیس دن کے، اور تینوں ماہ انتیس دن کے) کسی بھی صورت میں 12 ربیع الاول پیر کو نہیں بن سکتا۔

ہیں۔ جن پر اجر و ثواب ملتا ہے اور برکات حاصل ہوتی ہیں ☆ 8۔ صلوٰۃ وسلام سے دینی دنیاوی اور اخروی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اور خصوصی طور پر بارگاہ نبوی میں قرب ملتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

”ان اقربکم الی یوم القيمة اکثرکم على صلوٰۃ“

ترجمہ: ”تم میں سے قیامت کے روز میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے زیادہ درود شریف پڑھا ہو گا۔ اور میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

9☆۔ قرآن مجید کی تلاوت، سعادات دارین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ محفل میلاد میں قرآن کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔

10☆۔ نعمت خوانی کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے، نعمت خوانوں کو اپنی دعاوں سے نوازا ہے، بلکہ ایک نعمت گو صحابی حضرت کعب بن زہیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی چادر مبارک بھی عطا فرمائی۔ جس سے مسلمان سات صدیوں سے زائد عرصہ تک برکت حاصل کرتے رہے اور بغداد شریف پر ہلا کو خال کے حملے کے وقت یہ عظیم نشانی ضائع ہو گئی۔ میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ نعمت خوانی ہوتی ہے، اور یہ حضور ﷺ کی بارگاہ سے انعامات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

11☆۔ محفل میلاد میں فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے سے آپکی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ شرایمان ہے۔

12☆۔ سند الحمد شیخ حضرت ولی اللہ محمد دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”میں مکہ مکرہ میں ولادت نبی کے روز مولد مبارک (جہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی)، میں حاضر ہوا

تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔“

حوالہ: ”سنن ابن ماجہ“ کتاب اقامة الصلوة والستة
فیها، باب ماجاء فی الزیتة یوم الجمعة، حدیث: 1088.
تو جس طرح جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کی
خلقت اور وفات کا دن ہے، لیکن اب جمعہ کے روز صرف
عید منانا شروع ہے اور سوگ منوع ہے اسی طرح 12 ربیع
الاول کو یوم ولادت کے ساتھ اگر بالفرض یوم وصال مان
بھی لیا جائے تو صرف ولادت کی خوشی جائز ہو گی اور سوگ
منوع ہو گا۔ کیونکہ سوگ کی مدت صرف تین دن ہے۔
نیز ثابت ہوا کہ جمعۃ المبارک اگر خلقت آدم
علیہ السلام کی وجہ سے یوم عید ہے تو 12 ربیع الاول ولادت
امام الانبیاء حضرت رحمت للعالمین ﷺ کی وجہ سے بد رجہ
اولیٰ عید ہے۔

دوسرے اعتراض: یوم ولادت نور ربیع الاول ہے

☆ جواب ☆

امام بخاری و مسلم کے استاذ حافظ ابو بکر ابن الی
شیبہ نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا:

”عن جابر و ابن عباس انهما قالا ولد
رسول ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شهر
ربیع الاول“

ترجمہ: ”حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک دونوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں سو مواد کے روز ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔“

حوالہ: ”بدایہ و نہایہ ابن کثیر“ جلد: 2، صفحہ: 260
اس مضمون کی ایک صحیح الاستاد روایت امام عسکر بن محمد الذہبی نے امام حاکم سے پیغیس المستدرک علی
الہمین محدثی 2/603 میں، حضرت سعید بن جبیر اور

12 ربیع الاول ۱۱ ہجری میں بالترتیب التوار، ہفتہ،
جمعہ، جمعرات میں سے کوئی ایک بن سکتا ہے۔ لہذا شارح
بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے 12 ربیع الاول یوم وفات
والی روایت کو عقل و نقل کے خلاف قرار دیا ہے۔ اور
2 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو ترجیح دی ہے۔

حوالہ: ”فتح الباری شرح بخاری“ جلد: 8، صفحہ: 130
جب 12 ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی وفات
ثابت نہیں ہوتی تو اعتراض سرے سے ختم ہو جاتا ہے۔
اور اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ 12 ربیع
الاول یوم وفات ہے تو بھی میلاد منانے اور خوشیاں منانے
سے کوئی امر مانع نہیں کیونکہ بخاری و مسلم سمیت متعدد
کتب حدیث میں تقریباً اصحابہ و مصحابیات سے مروی ہے
”نهیٰ ان لانحد علی میت فوق ثلات الا

علی زوج۔“

ترجمہ: ”ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم شوہر کے سوا
کسی وفات پانے والے پر تین روز کے بعد سوگ (غم)
منائیں۔“

اس حدیث سے ثابت ہے کہ سوگ منانا وفات
کے بعد صرف تین دن جائز ہے۔ لہذا ہر سال نبی اکرم
ﷺ کے وصال کے روز سوگ منانا شرعاً جائز نہیں البتہ
تشریف آوری کی خوشی منانے کی شرعاً کوئی حد نہیں ہر
سال جائز ہے

جمعہ کا دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کا
دن ہے اور جمعہ کے روز ہی آپکا یوم وفات بھی ہے لیکن
شریعت میں جمعہ کو سوگ منانے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ جمعہ
کو عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے:
”ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين.“

ترجمہ: ”بے شک یہ جمعہ عید کا دن ہے اسے اللہ

”رَبُّنَا النَّزْلُ عَلَيْنَا مَائِدَةٌ مِّن السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا
عِيدًا لَّا ولَا وَآخْرَنَا۔“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستِ خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔“

حوالہ: ”قرآن مجید“ پارہ: 7، سورہ مائدہ، آیت: 114۔

معلوم ہوا کہ نزول نعمت کا دن بار بار منانا بلکہ عید اور جشن کے طور پر منانے کی اصل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسی قرآنی اصول کے تحت اللہ کی سب سے بڑی نعمت اور رحمت حضور سید دو عالم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے دن عید اور جشن منانا شرعاً جائز و مستحب ہے۔

جواب اعتراض: میلاد منانا شاہزادہ اربل ملک مظفر کی ایجاد ہے؟

☆ جواب ☆

شاہزادہ اربل ملک مظفر ابوسعید کی وفات 630 ہجری میں ہوئی۔ محدث ابن جوزی (المتوفی 597ھ) فرماتے ہیں:

”زمانہ قدیم سے اہل حریم شریف (مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ) مصر یمن شام اور تمام عرب ممالک اور مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا معمول رہا ہے کہ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی مخلفیں منعقد کرتے، خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے، قسم قسم کی زیبائش و آرائش کرتے، خوب شوگاٹے، ان ایام میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے، حسب توفیق نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے، میلاد، شریف پڑھنے اور سننے کا اہتمام بلیغ کرتے، اور اس کی بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے مجربات سے یہ کہ جشن میلاد النبی ﷺ کی برکت سے سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و عافیت، رزق و مال میں زیادتی، اور شہروں میں امن و امان اور گھر بار میں سکون و قرار رہتا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے لفظ کی ہے۔ لبذا محمود علی پاشا کے 9 ربیع الاول کا قول ان صحیح الاسناد روایات کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ویسے بھی سن ہجری کا اجراء دور فاروقی میں 20 جمادی الاولی 17ھ / 12 جولائی 638ء کو ہوا تھا اس سے پہلے کا تقویٰ ریکارڈ درست نہیں ہے

علاوہ ازیں ہمیشہ سے حریم شریفین سمیت دنیا بھر میں 12 ربیع الاول ہی بطور یوم ولادت نبوی معمول ہے اور محدث ابن جوزی کے مطابق اہل تحقیق کا اس پر اجماع ہے۔ دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع نے سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 18 اور غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیثوں کے شیخ نواب سید صدیق حسن نے الشمامۃ العتمبریہ صفحہ 7 میں 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کی تصریح کی ہے تیرا اعتراض: ولادت ایک بار ہوئی میلاد ہر سال کیوں؟

☆ جواب ☆

زمانوں کا آپس میں ربط اور زمانے کے ایک حصے کی کڑیاں دوسرے حصے کے ساتھ ملنا شریعت اسلامیہ میں ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے سو موارکے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”ذالک یوم لدت فیه۔“

ترجمہ: ”یہ وہ (عظیم) دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔“

ثابت ہوا ولادت کی بار بار خوشی نہ صرف جائز بلکہ سنت نبوی ہے..... اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت جمعہ کے روز ایک بار ہوئی لیکن ہر جمعہ کے روز بار بار عید منانی جاتی ہے..... رمضان المبارک میں نزول قرآن ایک بار ہوا مگر جشن نزول قرآن ہر سال منایا جاتا ہے.....

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

و مگر یہکوں خالص دینی کام اپنی مخصوص صورت کے ساتھ سنت نبوی و سنت صحابہ سے ثابت نہیں، اسی طرح بے شمار کاموں کی تاریخ اور وقت سب فرقوں کے لوگ خود مقرر کرتے ہیں جیسا کہ تبلیغی اجتماعات کی تاریخ تعلیم کیلئے نظام الاوقات، نماز کی جماعت کیلئے گھری کے مطابق روزانہ ایک ہی ہاتھ، نکاح کا وقت اور تاریخ وغیرہ۔ اور کوئی بھی اسے بدعت قرار نہیں دیتا حالانکہ یہ نظام الاوقات سنت نبوی و سنت صحابہ سے ثابت نہیں لوگ خود بناتے ہیں۔

تو انصاف بھی ہے کہ تعلیم و تبلیغ کے و مگر پروگراموں کی طرح میلاد شریف میں بھی ختنی بیت کذا یہ (خصوص انداز) اور 12 ربع الاول یا کسی اور تاریخ کے تعین سے بدعت کا رتکاب لازم نہیں آتا۔

بدعت کا لغوی معنی: "اجہاد اور ختنی چیز ہے" اور شرع میں بدعت: "وہ ختنی چیز ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ظاہری حیات میں نہ ہو" بدعت کا ماغذیہ حدیث نبوی ہے: "من احادیث فی امرنا هذہ مالیس منه فهو رد." ترجمہ: "جو ہمارے دین میں کوئی ختنی چیز بیدا کرے جو ہمارے اس دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔"

حوالہ: "صحیح مسلم" کتاب الاقضیۃ، باب تقضیۃ الاحکام الباطلة، ورد محدثات الامور، حدیث: 3242 اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ہر ختنی چیز کو مردود قرار دیا جس کی اصل شرع میں موجود نہ ہو۔ اس حدیث پاک میں واضح اشارہ ہے کہ جس نئے کام کی اصل ہمارے دین میں موجود ہو وہ نیا کام بدعت نہیں ہے، لہذا تعلیم کے چند طریقے قرآن مجید کے ترجیعے، مسجدوں کے یتار، میلاد شریف کے نئے انداز، بدعت سجدہ مردود نہیں۔ کوئی بھی ان سب کی

حوالہ "بيان الميلاد النبوى" صفحہ: 58.57
محدث ابن جوزی نے جو کہ شاہ اربل کے ہ عمر ہوئے بلکہ شاہ اربل سے 33 سال پہلے وفات پائی، لکھ رہے ہیں کہ قدیم زمانہ سے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور روئے زمین کے مسلمان ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتے ہیں اور اس سے قسم قسم کی برکات حاصل کرتے ہیں۔

اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ شاہ اربل میلاد کا موحد نہیں تھا، انہوں نے صرف اربل میں میلاد کا آغاز کیا، جبکہ پوری دنیا میں اس سے پہلے قدیم زمانہ سے میلاد مناتا مردوج تھا۔

پانچواں اعتراض: میلاد مناتا بدعت ہے کیونکہ سنت نبوی و صحابہ سے ثابت نہیں

☆ جواب ☆

میلاد کی اصل (شکر خدا تعالیٰ، تنظیم رسول، محبت نبوی کا اظہار، صلوٰۃ وسلام، قرآن کی تلاوت، نعمت خوانی، ذکر رسول، اشاعت فضائل نبوی، و تبلیغ دین وغیرہ) شرع شریف میں موجود ہے۔ صرف بیت کذا یہ (خصوص صورت و انداز) اور تاریخ کا تعین لوگ اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ اس پر بدعت (سیدہ) کا اطلاق ہر گز درست نہیں و مگر نہ یہکوں کام مخالفین کے ہاں بھی دین میں مردوج ہیں جو سنت نبوی و سنت صحابہ سے ثابت نہیں اور کوئی بھی انہیں بدعت قرار نہیں دیتا۔ مثلاً قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجیع، قرآن کے ملشیے اور تفاسیر، خصوص ترتیب کے ساتھ کتب احادیث، مسجدوں کے میتار، دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب، جدید طریقہ ہائے تعلیم، صرف و نمود و مگر علوم و فنون اور تبلیغ دین کے جدید طریقے۔

نیز 12 ربع الاول کے روزیں کا نظر نہیں اور

عید الوطنی کو بدعت قرار نہیں دیا، پاکستان میں یوم پاکستان منایا جاتا ہے اور عید سے بڑھ کر جشن کی کیفیت ہوتی ہے، کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرتا ہے؟

در اصل ان لوگوں کی تربیت ایسے انداز میں کی گئی ہے کہ ان کے سینوں میں حبیب خدا ﷺ کی شان اقدس کا بغض و عناد بھر دیا گیا ہے، و گرنہ دیوبندی علماء نے کچھ عرصہ پہلے دیوبند میں صد سالہ جشن دیوبند منایا جس میں اندر اگاندھی مہمان خصوصی تھیں (العیاز باللہ من ذالک) 12 ربیع الاول یوم ولادت کو عید منانے کی اصل سورہ مائدہ کی آیت: 114 ہے جس میں عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستِ خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔“

اس آیت کی رو سے نعمت پانے کے دن کو عید قرار دینا ثابت ہے۔

ساتواں اعتراض: میلاد میں ڈھول ڈھمکا وغیرہ خرافات ہیں

جواب ☆

اہلسنت و جماعت کے مسلک میں میلاد شریف کے پروگرام میں ڈھول ڈھمکا اور دیگر خرافات قطعاً جائز نہیں، اگر بعض مقامات پر جہل کے خرافات کی وجہ سے میلاد ناجائز ہے تو پھر نکاح بھی ناجائز ہونا چاہیے کیونکہ اکثر جگہ نکاح کے موقع پر بھی خرافات ڈھول ڈھمکا اور خرافات مروج ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی اصل نکاح کو ناجائز نہیں کہتا، اسی طرح اصل میلاد بھی جائز ہے صرف خرافات جہاں کہیں بھی مروج ہیں ناجائز ہیں اور علماء دین و مشائخ عظام کا منصب شرعی ہے کہ وہ امر بالمعروف و نهى الممنوع کے تحت میلاد شریف اور اعراس بزرگان دین کو خلاف شرع رسوم سے پاک کریں۔

اصل شرع شریف میں موجود ہے۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت محدثین نے بدعت کو ”بدعت حسنة“ و ”بدعت سیئہ“ میں تقسیم کیا ہے اور بہت سے کام جو سنت نبوی اور سنت صحابہ سے ثابت نہیں لیکن ان کی اصل شرع میں موجود ہے کو بدعت حسنة قرار دیا ہے اور بدعت حسنة کی بعض صورتوں کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ علم نحو اور فرقہ باطلہ کا رد وغیرہ۔

باتی رہایہ اعتراض کہ حدیث مبارکہ میں ”کل بدعة ضلالۃ“ یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام محدثین و شارحین کے نزدیک اس حدیث میں بدعت سے مراد صرف بدعت سیئہ ہے۔

مزید تفصیل کیلئے شرح مسلم امام نووی، مرقاہ شرح مشکوہ، شععة اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر کتب۔

بدعت سیئہ ”دین میں وہ نئی چیز ہے جس کی شرع میں اصل موجود نہ ہو بلکہ وہ شرع سے متصادم ہو۔“

بدعت سیئہ کی مثال ہے: قادیانیوں روافض اور دہابیہ وغیرہ کے اسلام شکن عقائد باطلہ (العیاز باللہ من ذالک!) جتنا اعتراض: عیدِ نصر صرف دو ہیں عیدِ میلاد بدعت ہے

جواب ☆

یہ غلط ہے کہ سال میں عید میں صرف دو ہیں اسی مضمون میں ایک حدیث گزری ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کو مسلمانوں کی عید قرار دیا اور جمعہ سال میں پچاس کے قریب تعداد میں آتا ہے۔ اسی طرح ج کے دن کو بھی حدیث پاک میں عید قرار دیا گیا ہے، سعودی عرب میں سالانہ عید الوطنی منائی جاتی ہے جس میں سعودی حکمرانوں کے علاوہ نجدی علماء بھی شامل ہوتے ہیں بلکہ شاہ فہد سے نقدی ریالوں کے لفافے وصول کرتے ہیں۔ کبھی کسی عید میلاد النبی کے مخالف نے سعودیوں کی

It is clear that Ahl al Sunnah wa al Jama'ah send the reward to the Holy Prophet peace and blessings be upon him and all the pious people of Allah in the Khatam Ghiraayhawien Sharif and other Khatams. So according to this Hadith the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him and all the pious people of Allah, are pleased with those who arrange the Khatam for them.

It is narrated that Imam Sha'bi says, when anyone from Ansaar passed away, they used to visit his grave and recite the Holy Quran."

Tafseer al Mazhari wa Sharh al Sudur by Imam al Suyuti.

The commentator of the Holy Quran Qadi Thanaaullah (may Allah have mercy upon him) says:

Translation:

"Hafiz Shams al Din Ibn 'Abd ul Wahid says that the Muslims of every city always gather and recite the Holy Quran together for their deceased. And nobody has ever objected to it so it has the Ijmaa consensus of the Muslim Ummah on it.

There are many proofs on prayer for forgiveness and sending of reward (Sending the reward of one's own good deeds to others) but keeping in view the brevity, we think that the proofs given are adequate for a person seeking the truth.

In the same way, the performing of Hajj by heirs for the deceased or paying the debts by the heirs. That the actions of one Muslim can benefit the deceased Muslims. The companion of the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him Sayyiduna 'Abdullah Ibn 'Abbas has declared this verse as abrogated (Tafseer al Baghawi) and many mufassirin commentators have said that "Sa'aa" (effort) in this verse means faith, and it means that a man can get benefit only from his own faith. Meaning if he is a kaafir he will not be able to benefit from another's imaan. In the same way the commentators have made other interpretations to abolish the apparent outward objection of the verses.

Continued

It is clearly proven from these hadith that Du'aa is useful:

A Hadith states that Aas Ibn Waayl (who was an infidel) made a will to set free 100 slaves. His son Hishaam set free 50 slaves. His other son, 'Amar, intended to set free the other 50 slaves and said that I shall ask the Prophet peace and blessings of Allah be upon him about it. He went to the Prophet peace and blessings of Allah be upon him and said, "My father made a will to set free 100 slaves. My brother Hishaam has set free 50 slaves, and there are 50 remaining. Shall I set them free on my father's behalf?

The Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him said:

Translation:

"Verily If he was a Muslim, your setting the slaves free, or charity or performing the Hajj on his behalf, would have given him benefit." Sunan Abu Dawud Kitaab al Wasaayaa Hadith 2497 and Mishkaat al Masaabih.

In another Hadith Sayyiduna Jaabir (may Allah be pleased with him) reports that the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him sacrificed a ram and said:

Translation:

"It is on my behalf and on behalf of every such person from my Ummah (nation) who has not given sacrifice." Sunan al Tirmidhi Hadith 1425.

In another Hadith, Sayyiduna Anas (Allah be pleased with him) reports "I asked the Holy Prophet peace and blessings be upon him that we pray for the dead, give charity and perform Hajj on their behalf. Do these things reach them (give them any benefit)?". The Holy Prophet replied: Translation: These things definitely reach them and they are delighted, just as anyone of you is delighted on receiving a gift.

Musnad Ahmad Hadith 313

In this Hadith the Holy Prophet peace and blessing of Allah be upon him has given the final decision about the dead receiving the reward (prayers, charity or any other good deed done on their behalf by their living ones). The Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him also said that the deceased are pleased when they receive the reward of prayers, charity and Hajj on their behalf.

Answer:

It is wrong to take this verse in this sense, because it opposes many Hadiths and verses;

The Holy Quran says:

"And those who came after them submit, O our Lord! Forgive us and our brothers who preceded us in the faith, and put not into our hearts any rancor towards those who believe. O our Lord! Undoubtedly, you are the Beneficent the Merciful." Surah Al-Hashr : Ayat 10

The Quran says: "O, Allah! Forgive me, my parents and the believers on the day of Judgement." Surah Ibrahim Ayat 41 This is the prayer of Sayyiduna Ibrahim Alai Salaam, and all the Muslims say it during the prayers. This proves like the clear day, the prayer of one Muslim for the other.

This is the prayer of Sayyiduna Sayyiduna Ibrahim, and all the Muslims say it during their prayers. This proves that the prayer of a Muslim for another Muslim gives him benefit:

The Hadith goes: - There is no such a Muslim in whose funeral prayer forty people stand who are not infidels, Allah accepts their recommendation for that dead body. Sahih Muslim Kitaab al Janaaiz Bab man Salla 'alaihi arbaun Hadith 1577

There is another Hadith:

The Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him said, "The deceased in the grave is like a person who is drowning, who cries for help. The deceased waits for the du'aa supplication which his parents, brother or friend make for him. When the deceased receives the supplication, it is more dearer to him than the world and all its blessings and verily Allah due to the the supplications of the people of the earth descends his mercy upon the dead in as mountains. And undoubtedly the gift of the living for the deceased, is their prayers for their forgiveness. Mishkaat al Masaabih Bab al Istighfaar wa al Tawbah al Fasl al Thalith page 206 wa Sh'uab al Imaan Imaam Bayhaqi

There is another Hadith:

Translation:

On the Day of Judgment a man's good deeds will follow him like the mountains, and he will say where have all of these good deeds come from? He will be told that all this is from your children for your forgiveness. Bukhari fi al Adab al Mufrad page 9 and Mishkaat al Masaabih.

introduced in our country (Hind) by the offspring of Sayyiduna al Ghawth al A'azam and the esteemed Shuyukh.

The observation of Shaykh al Mashaaykh Sayyiduna Mirza Mazhar Jan Janaan: Sanad al Muhibbin Sayyiduna Shah Wali Allah Muhibbin Dehlawi (may Allah have mercy upon him) in his book Kamaalaat Tayyibaat (in Persian) page: 78, writes:

In his "Maktubaat (letters) Sayyiduna Mirza Mazhar Jaan Janaan (may Allah have mercy upon him) says, "I saw dream in which I saw a wide platform on which there were many Awliyaa of Allah sitting meditating in a circle, with Sayyiduna Shaykh Naqshband sitting among them, and Sayyiduna Shaykh Junaid sitting leaning against a cushion. They were in a state of istighnaa maa siwa Allah and kayfiyaat al fanaa in being free from all but Allah and in states of annihilation. Then all these people stood up and left. I asked him what the matter was. One of them told me that Amir al Muminin Sayyiduna Ali al Murtada the Lion of Allah (may Allah enoble his face) came, accompanied by somebody, wearing a garment made of a goat's hair, bare-headed, bare-footed, entangled hair. Sayyiduna Ali (Allah be pleased with him) was holding his hand with great respect. I asked who that man is? Sayyiduna Ali replied that this is Khair al Tabi'een the best of the followers Sayyiduna Awais al Qarni (may Allah be pleased with him) Then there appeared a room, that was extremely clean and light was showering on it. All of the eminent scholars entered it. On my asking about all this, one of them replied:

Today is the 'Urs anniversary of the eleventh of Sayyiduna Ghawth al Thaqalain and he has gone to attend the ceremony of the 'Urs.

Answers to objections (against Giyaarhawin Sharif):

First Objection:

Allah says:

" And that the man will not get but what he endeavors." Surah An-Najm : Ayat 39
The M'utazilah Sect and their followers objected at that time that with regard to the above-mentioned verse, a man can benefit only from his own effort and action. His prayers or rewards cannot do any good to others:

Khatam on the eleventh of every month Giyaarhawin Sharif:

Khatam Giyaarhawin Sharif is a training system with many benefits, consisting of the recitation of the Qur'an, praise of the Prophet *sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam*, sermons and advice, preaching of Islam, dhikr (rememberance) of Allah, Muraaqabah meditation, purification of the soul, food for the scholars and general people, meeting the pious, iysaal al thawaab (transferring of reward) sending peace and salutations on the prophet *sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam*, supplications.

Shaykh al Mashaaykh Sayyiduna Shaykh Muhammad Sulayman al Tawnsawi (may Allah have mercy upon him) says that al Ghawth al A'azam himself used to hold this event on the eleventh of every month. He says that to some scholars the holding of this celebration by Sayyiduna al Ghawth al A'azam, was with regard to the 'Urs anniversary of the Holy Prophet *sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam*. (Intikhaab Manaqaib Sulaymani Page: 130)

After the passing away of Sayyiduna al Ghawth al A'azam on 11th of Rabi al Aakhir 560 al Hijri, his successors continued the noble Khatam on the eleventh of every month.

Sanad al Muhaddithin Sayyiduna Shah 'Abd al 'Aziz al Dehlawi (may Allah have mercy upon him) in Malfuzaat e 'Azizi page 62, writes:

The King and the grand personalities of the city would gather at the shrine of Sayyiduna al Ghawth al A'azam (may Allah be pleased with him), and recite the Holy Quran after 'Asr Prayers to Maghrib, read eulogies in praise of Sayyiduna al Ghawth al A'azam. After Maghrib the successors, surrounded by their followers, would conduct circles of the remembrance of Allah and their mureed students would sit around them making Dhikr out loud, and in that state some would feel a sense of spiritual ecstacy. After this a sweet dish that was prepared was distributed and after 'Ishaa Prayers the people would leave.

Sayyiduna Shaykh Abd al Haq Muhaddith al Dehlawi (may Allah have mercy upon him) has mentioned Giyaarhawin Sharif in his book Ma Thabata bi al Sunnah and says that this teacher and spiritual guide Imaam 'Abd al Wahaab Muttaqi (Allah be pleased with him) and his esteemed Shuyukh also used to hold Khatam on the eleventh of every month. He writes that Giyaarhawin Sharif was

Even today, the following poetic verses of Sayyiduna Khawaja Baha-ud-Din Naqshbandi (Allah bless him) are present in the holy shrine of Sayyiduna al Ghawth al A'azam.

Sayyiduna Shaykh Abdal Qadir is the king in both Worlds,
Sayyiduna Shaykh Abdal Qadir is the king of the offspring of Sayyiduna Aadam".

The sun, the moon, the 'Arsh, Kursi (the chair) and Qalam (The pen)
The light of the heart is because of the light of Sayyiduna Al Ghawth al A'azam
(Bahjaat al Asraar, Qalaaid al Jawaahir)

It is mentioned in Tafseer Ruh al Ma'ani the head of Silsilah Naqshbandiyyah Mujadadiyyah Imaam al Rabbani Mujaddid Alf al Thaani Sayyiduna Shaykh Ahmad al Sirhindi has attributed grand wilaayah sainthood to Sayyiduna al Ghawth al A'azam till the appearance of Sayyiduna Imaam al Mahdi. Sayyiduna Mujaddid writes in one of his letters "Suns of the earlier people set, but your sun will ever remain high and shall never set. In this way, all the saints get blessings through him, because nobody enjoys this status except him, that is why, he said, "The suns of the previous ones set, but our sun will ever remain shining in the sky, and will never set".

al Haaj Muhammad Imdaadullah Muhaajir al Makki, the religious leader of the scholars of Deoband writes the following about al Ghawth al A'azam:
O, Allah! Through the king of Jilaan, and the Qutb (pole saint) of the ages, who is the reviver of Islam, Purge me of all thoughts, except that which is because of you.

Shuyukh (scholars) of all spiritual circles have received blessing from al Ghawth al A'azam directly or indirectly, and the entire world has benefited from the blessings of Sayyiduna Al Ghawth al A'azam. Shaykh al Islam Imam Ahl al Sunnah Mujaddid Imam Ahmed Rida Khan (may Allah have mercy upon him) says:

"You are such a Ghawth that every Ghawth is fond of you
You are that cloud that every cloud quenches its thirst from you
What is the relation of the saints with you!
Only that person is a saint who is your servant"

Al Ghawth al A'azam said "Ghiyaath al Din's son has excelled in bowing his neck, so, very soon, he would be blessed with the sainthood of Hind."

Shaykh Sayyid Hasan Mu'in al Din al Ajmeri wrote in an eulogy in praise of Sayyiduna al Ghawth al A'azam:

The feet of the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him are the crown of your head, and your feet are the crowns of the head of the whole world
The great saints of the world are lying at your door, as the beggars before the king.

Sayyiduna Shaykh Shams al Din (may Allah have mercy on him) says: al Ghawth al A'azam said, "This foot of mine is on the neck of every saint" was the command of Allah. (Anwar al Shamsiyyah page: 7, 9)

In "Khawaariq al Akhbaab fi Ma'arifaat al Aqtaab" Shaykh Abdullah al Balkhi writes that during a meeting Sayyiduna al Ghawth al A'azam said, "After 157 years, one Muhammadi al-Mashrab Muhammad Bahaa al Din Naqshband will be born in Bukhara who will receive a special bounty from us.

When Sayyiduna Khawaja Bahaa al Din Naqshbandi entered the field of wilaayah (sainthood), he went to visit Sayyiduna al Ghawth al A'azam at the beck of Sayyiduna Khidar (peace be upon him) and went to sleep, saying "al-Giyyaath, al Ghiyyath Ya Mahbub al Subhaani" he saw Sayyiduna al Ghawth al A'azam in his dream, and was gifted with many blessings.

It is in Tafreeh al Khatir fi Manaqib al Shaykh 'Abdul Qadir of al Arbili" and other authentic books that when Sayyiduna Shaykh Bahaa al Din Naqshband started his spiritual journey, and at the beck of Sayyiduna Khidar, attended to Sayyiduna al Ghawth al A'azam, he went to sleep saying "al-Ghayyaath, al-Ghayyaath". He saw Sayyiduna al Ghawth al A'azam in dream and was blessed by him. According to "Tafreehal Khatar Arbli" and other authentic books that when he was asked about Sayyiduna Al Ghawth al A'azam's saying "This foot of mine is on the neck of all the saints" he said without hesitation:
Your foot is on my eye and heart.

I saw the whole universe of Allah, like I see a small grain before me."

Scholars of all spiritual circles benefited from him:

Sanad al Muhaddithin Sayyiduna Shaykh 'Abd al Haq Muhaddith al Dehlawi (may Allah have mercy upon him) declares in Akhbaar al Akhyaar:

Sayyiduna al Ghawth al A'azam is the proof of the path of belief
Verily the great man of Islam and a great religious guide. He enjoys a unique status among all the saints. As the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him enjoys a unique status among the Prophets
(In "Nafhaat al Uns" page 357)

Mawlana Jaami has written that when the uncle (Shaykh 'Abd al Qahir al Suharwardi) of Shaykh Shihaab al Din 'Umar al Suharwardi (the chief inheritor of Tariqah al Suharwardiyyah) presented me before al Ghawth al A'azam, and Sayyiduna al Ghawth al A'azam placed his hand on my chest, at that very moment, Allah filled my chest with al'Ulum al Ladunniyah and I started talking of knowledge and wisdom, and he said to me that I would gain great fame in Baghdad in the end.

In the same way, the chief inheritor of the Chishtiyyah Spiritual Tariqah, Khawajah Shaykh Sayyid Hasan Mu'in al Din al Ajmeri (may Allah have mercy on him) obtained many blessings from Sayyiduna al Ghawth al A'azam, and sought permission to work in Iraq. Sayyiduna al Ghawth al Azam said: I have given Iraq to Shaykh Shihaab al Din al Suharwardi, you go to Hind to work for Islam."

So Khawajah Shaykh Sayyid Hasan Mu'in al Din al Ajmeri (may Allah have mercy on him) did much work for the Propagation of Islam in Hind, and brought millions of non-believers into the fold of Islam.

It is mentioned in authentic books that while delivering a sermon in Muhallah Halba of Baghdad, Sayyiduna al Ghawth al A'azam said in a condition of spiritual enlightenment: "This foot of mine is on the neck of every saint." Khawajah Shaykh Sayyid Hasan Mu'in al Din al Ajmeri who was at that time busy in meditation in the mountains of Khurasaan bowed his neck so much that his forehead touched the ground, and he said: "O, al Ghawth al A'azam, both of your feet are on my head and my eyes." In Baghdad, at the same time, Sayyiduna

giving sermons and preaching. Sayyiduna 'Ali (may Allah be pleased with him) the centre of sainthood, blessed him with the cloak of Wilayah (sainthood).

After this, Sayyiduna Al Ghawth al A'azam started preaching, and set up a grand religious school (Madrasah) and boarding house for the students, and arranged huge gatherings (with seventy thousand attendees) and started grand spiritual training of religious students. He prepared a great number of saints, complete scholars, guides of Shari'ah (Islamic law) and Qaris (Experts in recitation of the Holy Quran), as a result of which, those that benefited from him, spread not only in Iraq, but all over the world and hailing a revival of Islam. He is known as Muhiyy al Din (reviver of the religion)

Karaamaat (miracles):

The proof of the karaamaat miracles of the Awliyaa is present in the Holy Qur'an and authentic Hadiths. The biographers (including great muhaddithin scholars of Hadith, theologists, eminent scholars) write that more karaamaat (miracles) are attributed to Sayyiduna al Ghawth al A'azam than to any other Wali saint of previous nations

Shaykh Ibn Taymiyyah (the guide of the Wahhabi sect) has written in his book al-Iqtisaar

"The Karaamaat miracles of Sayyiduna al Ghawth al A'azam are numerous and are proven from authentic narrations.

The biographers write that none of his sittings or meetings were without his karaamaat miracles.

Hakim al Ummat of the Deobandis Molvi Ashraf 'Ali Thanvi in his book al Tazkeer part 3 has written about a karaamah miracle of Sayyiduna al Ghawth al A'azam (may Allah be pleased with him). He writes that Sayyiduna al Ghawth al A'azam placed his hand on the bones of a hen and said, "Come to life with my command; and the hen came back to life"

Sayyiduna al Ghawth al A'azam himself says in al Qaseedah al Ghawthiyyah (Poetry of al Ghawth al A'azam)

"All the universe of Allah is under my command, and my time before me was quite clear."

Allah's name I begin with the most Kind the Merciful.

Sayyiduna al Ghawth al A'azam Shaykh 'Abd ul Qadir al Jilaani (May Allah have mercy on him)

By 'Allamah Shaykh Muhammad Afzal Qadri

Translation: Muhammad Qasim Qadri Ridwi

Sultaan al Awliyaa Qutb al Aqtaab Muhiyy al Din Shaykh al Kul Sayyiduna al Ghawth al A'azam Shaykh 'Abd al Qadir al Jilani al Baghdadi (May Allah have mercy on him) was born in Ramadaan in 471 al Hijri in the locality of Jeel and passed away on 11th Rab'i al Awwal 560 al Hijri in Baghdad Sharif. His father Imaam al Atqiya Sayyiduna Abu Salih Sayyid Musa Jangi Dost (May Allah have mercy on him) was from the race of the Prophet's grandson Sayyiduna Imaam Hasan (may Allah be pleased with him) his respected mother Sayyidah Ummat al Jabbar (may Allah be pleased with her) was from the family of Sayyid al Shuhadaa Sayyiduna Imaam Husain (may Allah be pleased with him). Sayyiduna al Ghawth al A'azam (may Allah be pleased with him) was a saint by birth. His Karaamat (miracles) began when he was a baby he refused to take his mothers milk during the days of Ramadaan.

Education and Spritual training:

He received his early education from Jeel his place of birth. At the age of seventeen or eighteen he went to Baghdad, the centre of knowledge. At the age of twenty-five he completed his education in all the prevalent knowledge of his times. After this, for twenty-five years continuously, he remained busied himself in the most difficult meditations and spiritual practices in isolated caves away from distractions, and accomplished all forms of spiritual achievements.

Sermons, Preaching and Reformation:

It was in 521 al Hijri that he saw the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) and Sayyiduna 'Ali (may Allah be pleased with him). The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) placed his blessed saliva seven times, and Sayyiduna 'Ali (may Allah be pleased with him) six times into the mouth of Sayyiduna al Ghawth al A'azam, and ordered him to start

Allah's name I begin with the most Kind the Merciful



Muslim Foundation UK

Serving and Connecting the Muslims

The foundation was established to spread the true teachings of Islam that are manifested in the Ahl us Sunnah wal Jama'ah (followers of the way of the Prophet Muhammad peace and blessings be upon him, his blessed family and companions).

It aims to be a resource of information for both Muslims and non-Muslims alike, especially on those issues that are encountered in the west.

Providing educational and research material based on authentic sources. Along with translations of both classical and modern Islamic texts following the traditional way the Aslaaf (noble predecessors) from the early generations of Islam. The organising of classes, study circles, distribution of literature on different aspects of Islam and Muslim interest.

The main objective is to make evident the way of the Prophet Muhammad peace and blessings be upon him, his blessed family and companions as a living reality in our age. With this objective showing the true image of Islam as a message for the whole of mankind, for all time.

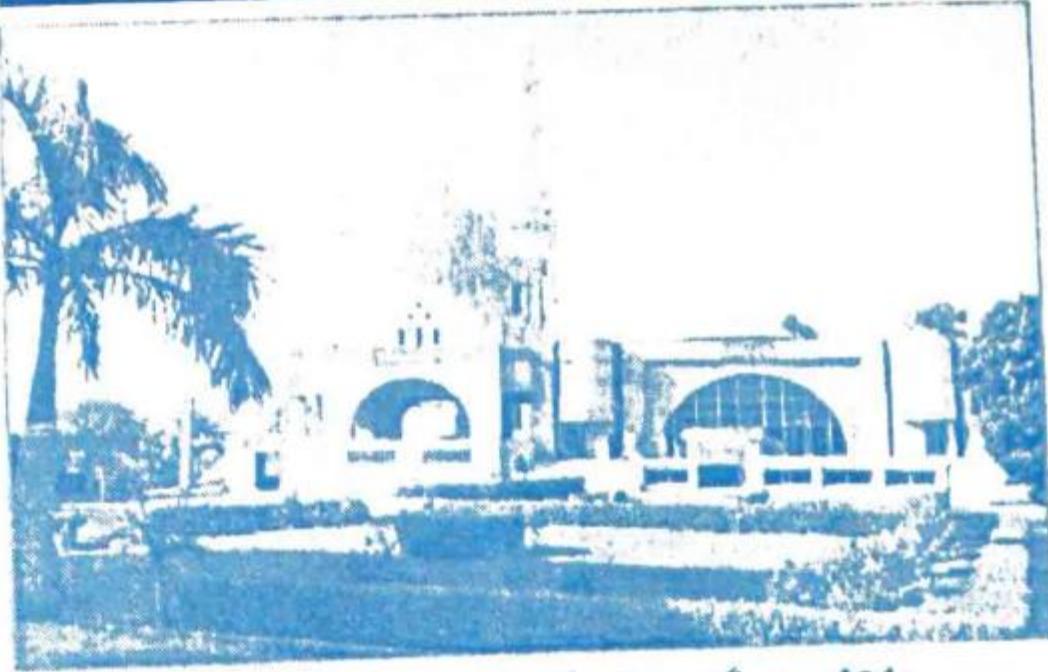
Under the Guidance of Spiritual Head Shaykh Muhammad Afzal Qadri, Sajjada Nashin Naikabad (Mararian Sharif) Gujrat Pakistan.

You can contact us to find out about the latest Islamic Activities for brothers and sisters in Nottingham UK in sha Allah.

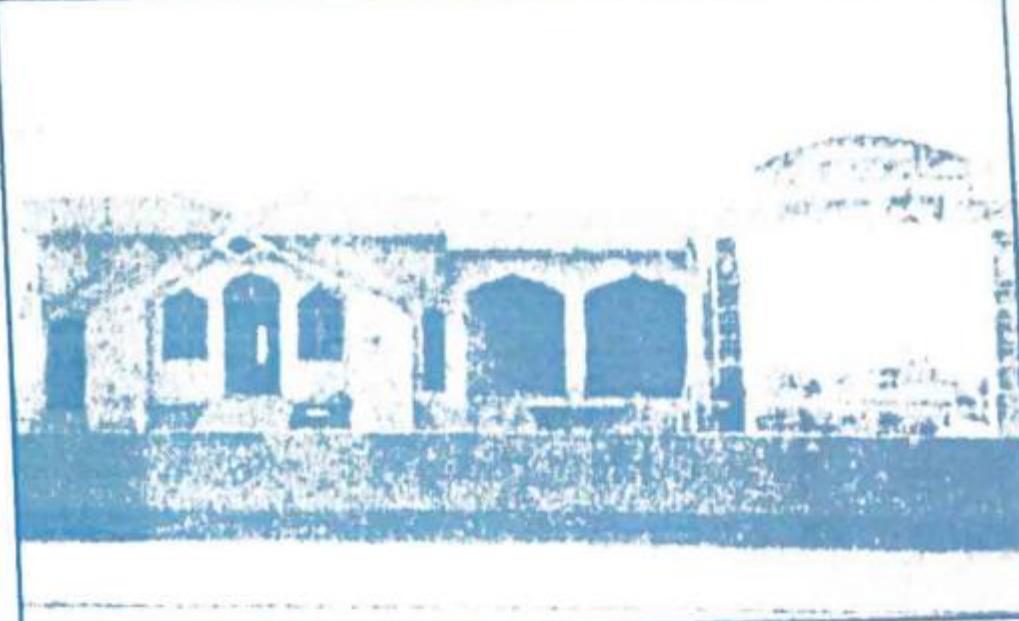
Tel: 07904323857 Join us on [facebook.com](#) & [twitter.com](#)

MuslimFoundationUK@live.co.uk <http://muslimfoundationuk.wordpress.com/>

Muhammad Qasim al Qadri al Ridwi



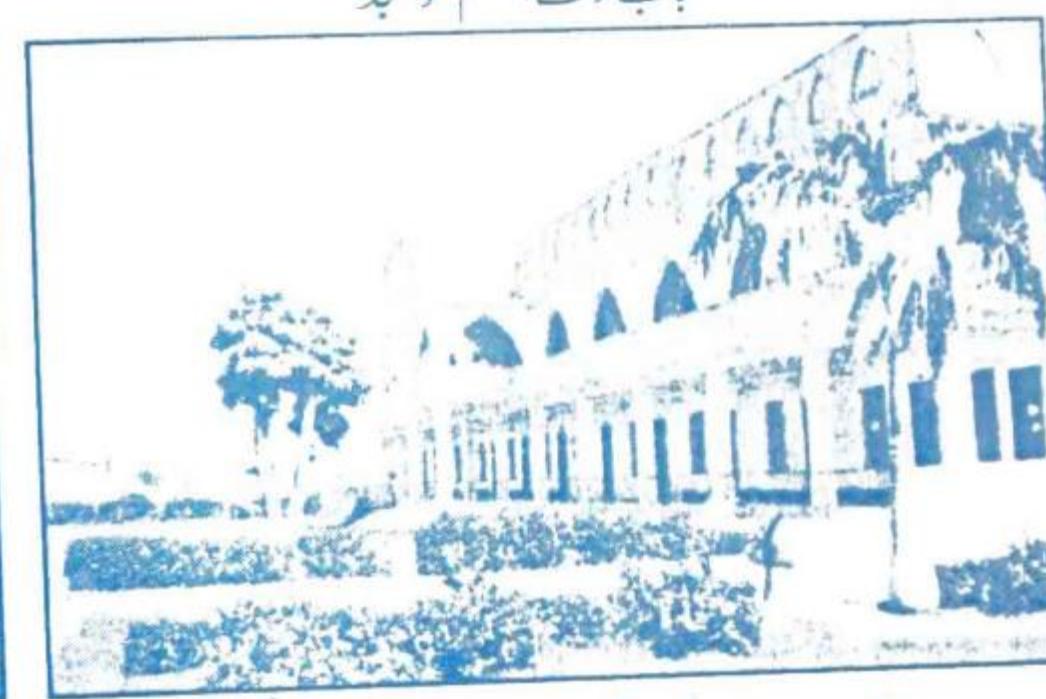
جامع مسجد عیدگاہ و خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف)
اور صحن مسجد کے نیچے 30 کروڑ پر مشتمل جامعہ قطب الاولیاء بلاک



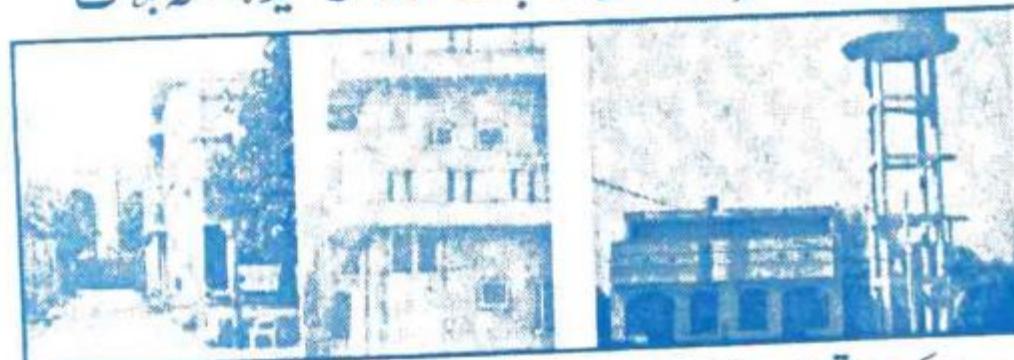
بانی پاس روڈ گجرات سے داخلی دروازہ
”باب غوث اعظم“، مسجد



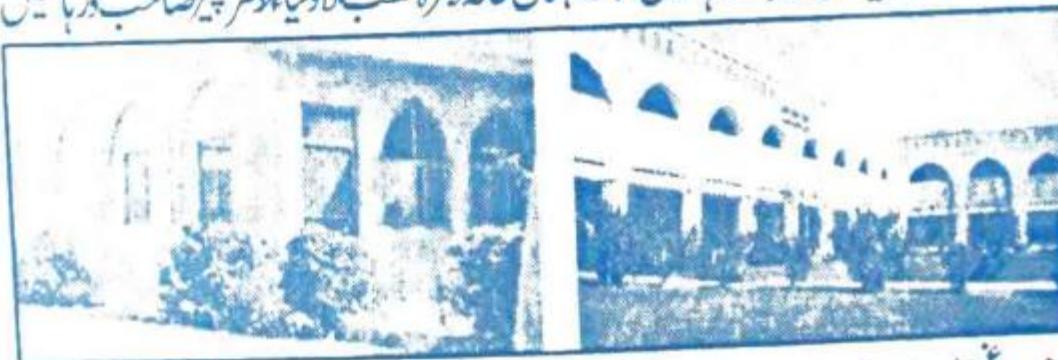
شعبہ خواتین ”شريعت کالج طالبات“، اور اس کا سیدہ آمنہ بلاک



جامعہ قادریہ عالیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات



طلاء کے 1-ایک بلاک کا منظر 2-خونگاہیں، لیٹرنسیں و غسل خانے و مکتبہ و تحریری منزل پر لنگرخانہ 3-اساتذہ کیلئے تیغیر کردہ ہائیس 4-مہمان خانہ و حجرہ قطب لا ایا، ففتر پر صاحب ہائیس



شعبہ طالبات کا: 1- زیر تیغیر چار منزل نیا بلاک 2- نئی بننے والی وضوگاہیں، لیٹرنسیں و غسل خانے 3- سیدہ آمنہ بلاک کا اندر و فرنی منظر و لان 4- نیا لنگرخانہ

اپیل: ”جامعہ قادریہ عالیہ“ اور اس کے شعبہ خواتین ”شريعت کالج طالبات“ میں 900 مسافر طلبہ و طالبات کیلئے فری خوراک، فری ہاش اور فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے جبکہ شاخوں کی تعداد 321 سے زیادہ ہو چکی ہے۔ لہذا مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اس شدید مہنگائی کے دور میں جامعہ کے معاون بیس اور صدقہ جاریہ اور دین اسلام کی خدمت کا دہراallowable حاصل کریں۔ نوٹ: زکوٰۃ، دیگر عطیات، سامان لنگر کے علاوہ مسجد و جامعہ و شریعت کالج کی زیر تیغیر عمارتوں میں نقداً اور میزیل کے ذریعے بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

الراغع لیلی الغیر: پیر محمد افضل قادری، سجادہ نشین و مہتمم رابط نمبر 0300-9622887، 0333-8403748
اکاؤنٹ نمبر: 11700004957603 ناٹھ: جامعہ قادریہ عالیہ، بینک نیم H.B.L گجرات پاکستان

خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں

قیادت و خطاب

پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء

حضرت پیر محمد ناصر قادری رضوی

سجادہ نشین و مہتمم خانقاہ و جامعہ طلباء و طالبات نیک آباد

جلوس میلاد النبی ﷺ

12 ربیع الاول شریف کو دن 10 بجے باب غوث اعظم سے شروع ہو کر چوک جی ٹی ایس گجرات میں ختم ہوگا

زیر صدارت

خواتین کی عظمی دینی پر شمارہ و معلمہ

محترمہ بڑے بانی صاحبہ

پرنسپل شریعت کالج طالبات دگران عالمی عظمی ہلستہ خواتین

میلاد کانفرنس خواتین

6 فروری 2011 بروز اتوار صبح 10 تا 2 بجے دن

2010 کی تکمیلی ملکیت 743
بیکنگ ہاؤس ہاؤس گرینز

آن دینی پروگراموں میں
قابلہ در قافلہ شرکت کریں!

طالبات کیلئے بڑی اور عصری شعبہ جات
میں بکھریں سے لائف شرمنے ہے۔